فریب
از رمناء ملک

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

فریب

از

رمنا ملک

www.novelsclubb.com

فریب رائٹر رمنا ملک مکمل ناول

Description

کہانی ہے ایک لڑکی کی اذیت بھری زندگی کی---

کیوں ہم ہمیشہ بیٹیوں کو ہی قصوروار ٹھہراتے ہیں؟؟؟

کیوں بیٹیوں کے قصور معاف نہیں ہو سکتے آخر کیوں؟؟؟

انتساب

فریب میں ان لڑکیوں کے نام کرنا چاہوں گی جو بے قصور ہوتے ہوئے بھی" درد کی انتہاؤں کو چھوتی ہیں، کہانی ان مظلوم لڑکیوں کے نام جنہیں غیرت کے نام پر کسی بھی لڑکے سے باندھ دیا جاتا ہے، کہانی ان لڑکیوں کے نام جنہیں معاشرے کی چھوٹی سوچ نے حرام موت کو گلے لگانے پر مجبور کر دیا---"

◇◇◇◇◇

www.novelsclubb.com

"یہ دنیا بھی ایک فریب ہے نا؟؟؟ ایسی دنیا جہاں جگہ جگہ پر دھوکے ہی دھوکے ملتے ہیں ، کسی انسان کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ کب آپ کو دھوکا دے جائے !!!اس بات کو مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے زوبی---" کھڑکی سے دور آسمان پہ موجود چاند کو دیکھتے انمول نے اداسی سے اپنی بہن زوبیہ کو مخاطب کیا تھا---

"لیکن سو میں سے دس فیصد اچھے لوگ بھی موجود ہیں اس دنیا میں--- تم بھی تو انھی میں سے ہی ہو نا--- ہمدردی کے تحت ہی سہی بات تو کرتی ہو نا تم مجھ سے---"

"سیاہ رات میں جلتے ہیں جگنوؤں کی طرح

www.novelsclubb.com

دل کے زخم بھی محسن--- کمال ہوتے ہیں---"

آہ !یہ دل بھی نا انسان کو پاگل ہی کر دیتا ہے لیکن اب کیا فائدہ؟؟؟ "ہو گیا جو ہونا تھا سہہ لیا جو سہنا تھا لیکن شاید اب تو ساری زندگی ہی سہنا ہو گا

مجھے--- درد تو درد ہی رہے گا نا سیدھا کروں یا اُلٹا لیکن دعا کرو اللہ تمہاری بہن کو سکون بخش دے تھک گئی ہے انمول جبار اپنی اس اذیت بھری زندگی سے--- موت کی تمنا بھی نہیں کر سکتی کیونکہ موت کی چاہ کرنا گناہ ہے-- اور مزید گناہوں کا باڑ اٹھانے کی سکت نہیں رہی مجھ میں---

بلاشبہ میں اپنے رب کی گناہگار ہوں لیکن تم سب کی گناہگار نہیں ہوں میں زوبی--- "کھڑکی سے ہٹتے اب وہ بیڈ پر جا بیٹھی تھی-- لیکن زوبی نے کوئی جواب نہیں دیا تھا کیونکہ اس کی ان باتوں کا زوبیہ کے پاس جواب تھا ہی نہیں---

افسوس سے سر جھٹکتے زوبیہ نے انمول کو دیکھا تھا--- کیا سے کیا ہو گئی تھی انمول جبار آسمان سے اٹھا کر زمین پر پٹخ دینا کیا ہوتا ہے انمول جبار اس محاورے کا منہ بولتا ثبوت تھی---

"تم نے کھانا کھایا انمول؟؟؟"

www.novelsclubb.com

نہیں کھایا تو نہیں اور مجھے کھانا بھی نہیں ہے بس اب سونا چاہتی ہوں"

لیکن نیند بھی آئے گی تو نا۔۔ "بظاہر مسکراتے اس نے زوبیہ کو جواب دیا تھا۔۔۔

لیکن زوبیہ اس کے درد سے اچھی طرح واقف تھی اسے انمول پر بہت ترس آتا تھا لیکن وہ بھی کیا کرتی اب۔۔ انمول کی غلطی بھی تو چھوٹی نہیں تھی نا۔۔۔۔

اچھا چلو تم آرام کرو میں بھی بس سونے ہی لگی ہوں تم اپنی سائیڈ کا "لیمپ بند کر دو انمول۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔۔ "زوبیہ کی بات پر عمل کرتے انمول نے لیمپ بند کر" دیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کمرے کو اندھیرے سے نہائے اب وہ دونوں آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھیں نیند نے جلد ہی زوبیہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا لیکن انمول کے نصیب میں تو شاید نیند بھی نہیں تھی---

آنسو متواتر آنکھوں سے نکلتے اس کے تکیے میں جذب ہو رہے تھے--- اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹنا اس کے لیے ہمیشہ سے مشکل رہا تھا--- کیوں کی اس نے اتنی بڑی بھول آخر کیوں؟؟؟

کیوں تمہیں اپنا خیال بھی نہ آیا انمول کیوں؟کیوں تم اپنی ہی دشمن بن" بیٹھی ایسے بھی کوئی کرتا ہے اپنے ساتھ جو تم نے خود کے ساتھ کیا ہے-- لیکن مبارک ہو تم خود کو خود ہی برباد کر بیٹھی ہو نہ اس میں کسی کا قصور ہے نہ ہی تم کسی کو قصور وار ٹھہرا سکتی ہو یہ فقط تمہاری اپنی غلطی کا نتیجہ ہے جسے اب ساری زندگی تمہیں خود ہی بھگتنا ہوگا--- "خود کو روز وہ اپنی غلطی یاد کرواتی تھی اور خود ہی آنسو بہاتے خود ہی صاف کرتی تھی اب وہ سب خود ہی

www.novelsclubb.com

کرتی تھی کوئی کرے بھی کیوں اب وہ سب کے لیے پہلے والی انمول تھوڑی تھی !!!اب تو سب ایسے لاتعلق ہوتے ہیں تم سے کہ جیسے تم اس گھر کا حصہ ہو ہی نہیں !!!

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

جبار ہمدانی کا شمار شہر کے مشہور بزنس مینز میں ہوتا تھا۔۔۔

جبار صاحب کی شادی ان کی پسند کی لڑکی نورین حسن سے ہوئی تھی۔۔ اللہ نے ان کو تین بچوں سے نوازا تھا۔۔ زبیر جبار جو سب سے بڑا تھا اس کے بعد انمول جبار اور آخر میں زوبیہ جبار۔۔۔

تینوں بچوں کے فرائض وہ بخوبی ادا کر چکے تھے لیکن انمول کی کہانی ان کے باقی دو بچوں سے بہت مختلف تھی۔۔۔

اور بہت درد ناک بھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

زبیر کی شادی بھی اس کی پسند کی لڑکی سے ہوئی تھی جو بہت ہی فیشن ایبل لڑکی تھی اس کا نام رابیل تھا اور ان کی ایک بیٹی رامین تھی جو ڈھائی سال کی تھی--- انمول طلاق یافتہ تھی۔ جبکہ زوبیہ کی شادی اس کے چچا کے بیٹے فرخان سے ہوئی تھی اور زوبیہ کا چھ ماں کا ایک بیٹا بھی تھا جس کا نام عبداللہ تھا---

جبار صاحب کا خاندان ان روایتی خاندانوں میں سے تھا جہاں پر لڑکا تو اپنی پسند کی شادی کر سکتا ہے لیکن لڑکی نہیں---

ان کا گھر کسی محل سے کم نہ تھا۔ نوکر چاکر اور دنیا کی ہر نعمت اس گھر میں موجود تھی۔ گھر کا مین گیٹ عبور کرتے ہی گیراج بنایا گیا تھا اس کے دائیں جانب لان کا راستہ تھا تو بائیں جانب سرونٹ کوارٹرز کی جانب جاتا تھا۔ اندر جدید طرز کا بنا ان کا محل نما گھر جس میں کئی تعداد میں کمرے ، اوپن کچن اسی کے ساتھ بڑا سا ڈائیننگ ٹیبل موجود تھا-۔ لاؤنج میں ایک بڑی سی ایل

www.novelsclubb.com

ای ڈی نصب کی گئی تھی--- اعلی قسم کا صوفہ سیٹ بھی ترتیب سے لگایا گیا تھا---ہنستا کھیلتا خوشحال سا گھرانہ تھا۔ سب میں بہت محبت تھی لیکن ناجانے ایسا کیا ہوا کہ ان کا گھر بکھر کر رہ گیا تھا-- اب اس گھر میں سب کچھ تھا لیکن پہلے جیسی رونقیں نہیں تھیں---

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

فجر پڑھنے کے بعد کچھ دیر اس کی آنکھ لگ گئی تھی جب اس کی آنکھ کھلی تو زوبیہ کمرے میں نہیں تھی---

وہ جانتی تھی وہ ماما کے پاس ہی ہو گی--

اسے تو اب ماں کی قربت نصیب ہی نہیں ہوتی تھی غلطی سے بھی اس کی ماں اس پر نظر نہیں ڈالتی تھی--- اپنے گھر میں جگہ دی ہوئی تھی انہوں نے یہ ہی بہت تھا انمول کے لیے---

www.novelsclubb.com

اپنی سوچوں کو جھٹکتے وہ باتھروم کی طرف چل دی تھی تاکہ فریش ہو کر نیچے اپنے لیے ناشتے کا کچھ انتظام کر سکے۔۔۔

فریش ہو کر وہ باہر آئی تو بظاہر چہرہ ہشاش بشاش لگتا تھا لیکن اندرونی ویرانگی کا اندازہ صرف انمول کو ہی تھا۔۔۔

نیچے کوئی اس سے بات کرنے کو راضی نہ ہوتا تھا۔۔

لیکن پیٹ بھی تو بھرنا ہی ہوتا ہے انسان جن حالات میں مرضی ہو کھانا" "جینے کے لیے اشد ضروری ہے۔۔۔

اس نے اپنے قدم نیچے کی جانب بڑھا دیلے تھے نیچے سب ملازم اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے باقی سب شاید ناشتہ کر چکے تھے کیونکہ ڈائننگ ٹیبل پر اس وقت کوئی موجود نہیں تھا اور وقت بھی تو دس بجے کا تھا سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو چکے تھے۔

کچن میں داخل ہوتے اس نے اپنے لیے ناشتہ تیار کیا تھا ناشتہ صرف ایک کپ چائے پر منحصر تھا۔۔ گھر والوں کی دیکھا دیکھی ملازم بھی اسے منہ نہ لگاتے تھے وہ ایک غیرضروری فرد تھی اس گھر کی کہ جس سے ملازموں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا ملازموں سے وہ بات تو کرتے تھے انہیں مخاطب تو کرتے تھے اس کے نصیب میں تو یہ سب بھی نہیں تھا۔۔۔

یہ چائے کا کپ پکڑے کہاں جا رہی ہے انمول بیٹا؟؟؟ "چائے کا کپ" ہاتھ میں اٹھائے وہ اوپر جا ہی رہی تھی کہ حاجرہ اماں نے اسے پیچھے سے آواز دی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بس اوپر کمرے میں جا رہی تھی اماں جی۔۔۔"

"یہ صرف چائے پیئے گی تو؟ تجھے کتنی بار کہا ہے کہ خالی پیٹ چائے نہیں پیتے۔۔ لیکن تو میری بات ایک کان سے سنتی ہے اور دوسرے کان سے نکال دیتی ہے۔۔۔"

"نہیں وہ ناشتہ کرنے کا دل نہیں کر رہا تھا اماں جی اسی لیے صرف چائے بنا لی تھی۔۔۔"

"دل ہو نہ ہو کھانا تو کھانا ہی ہوتا ہے نا اسی پیٹ کو پالنے کے لیے تو انسان اتنی محنت کرتا ہے ، تو بیٹھ میں تیرے لیے ابھی پراٹھا اور انڈہ بنا دیتی ہوں۔۔۔" اسے زبردستی کرسی پر بٹھاتے وہ تیز تیز ہاتھ چلاتے اس کے لیے ناشتہ تیار کر رہی تھیں اور ان کی اپنائیت پر انمول کی آنکھوں سے نمکین پانی چھلک پڑا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

زوبی کے بعد حاجرہ اماں ہی تھیں جو انمول سے بات کرتی تھیں-- زوبی تو ترس کھا کر اس سے بات کرتی تھی اس پر یقین بھی نہیں تھا زوبی کو-- لیکن حاجرہ اماں وہ اس پر دل و جان سے یقین کرتی تھیں اس کی ہر بات کو وہ غور سے سنتی تھیں-- اس کے سرد و گرم حالات ہاجرہ اماں سے پوشیدہ نہ تھے لیکن ایک بات وہ اب تک انہیں نہیں بتا پائی تھی کہ کہیں وہ بھی اس سے بات کرنا نہ چھوڑ دیں-- وہ چھوٹی سی تھی جب حاجرہ اماں ان کے گھر بطور ملازمہ آئیں تھی-- تب وہ ایک جوان لڑکی تھیں۔ عمر کا کافی عرصہ وہ یہیں پر گزار چکی تھیں۔ تب سے اب تک وہ انہی کے گھر سرونٹ کوارٹر میں مقیم تھیں---

www.novelsclubb.com

میں تیرا خیال نہ کروں تو تو بھی اپنا خیال نہیں کرتی انمول دیکھ کیسی ہو گئی ہے تو دبلی پتلی سی--- "اس سے سوال جواب کرتیں حاجرہ اماں ساتھ ساتھ ناشتہ بھی بنا رہیں تھیں---

میں خیال رکھتی تو ہوں اماں جی !!اور آپ کو تو ہمیشہ ہی میں دبلی پتلی ہی" دکھتی ہوں اور میں جانتی ہوں آپ جان بوجھ کے ایسا کرتیں ہیں تاکہ آپ مجھے "زیادہ زیادہ کھانا کھلا سکیں--- ہے نا؟؟؟

بازو میز پر ٹکائے ہتھیلی پر چہرہ گرائے وہ ان سے سوال کرتی ساتھ خود ہی جواب بھی دے رہی تھی---

ارے نہیں میں کیوں جان بوجھ کے کہوں گی جو سچ ہے وہی کہا میں" "نے---

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں جانتی ہوں آپ کا سچ میں--- "ان کی بات کو ہوا میں اڑاتے وہ" گویا ہوئی تھی---

، کچھ دیر کے لیے ہی سہی سب سوچیں اس کے دماغ سے نکل چکی تھیں حاجرہ اماں کے ساتھ وہ بہت پرسکون وقت گزارتی تھی جو ہر فکر سے آزاد ہوتا تھا۔۔ باتوں کے دوران ہی اس کا ناشتہ بھی تیار ہو چکا تھا اب وہ ناشتے میں مصروف تھی اور اماں جی اسے پھر سے نصیحتیں کرنے میں مشغول ہو چکی تھیں۔۔۔ ابھی ان کی بات چیت جاری تھی کہ اسے زوبی اور نورین بیگم چھوٹے عبداللہ کے ہمراہ آتی دکھائی دیں تھیں۔۔۔

ان کو دیکھتے انمول خاموش ہو چکی تھی اور سر جھکائے ناشتہ کرنے لگی تھی۔۔۔

"حاجرہ بی گھر کے سارے کام آپ اپنی نگرانی میں دیکھ لیجیئے گا اور دوپہر کا کھانا بھی تیار کروا لیجیئے گا میں زوبی کے ساتھ مارکیٹ تک جا رہی ہوں دیر بھی ہو سکتی ہے ٹھیک ہے نا؟؟؟ "انمول کی طرف سے لاتعلقی برتتے نورین بیگم حاجرہ اماں سے مخاطب ہوئی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی جی ٹھیک ہے بیگم صاحبہ آپ فکر ہی نہ کریں آرام سے جائیں اللہ پاک "آپ کا حامی و ناصر ہو آمین---

"آمین !!!خدا حافظ--"

"خدا حافظ بیگم صاحبہ---"

چلو زوبی--- "نورین بیگم نے چلتے زوبی کو آواز دی تھی---"

اور وہ بھی "آئی ماما "کہتی ان کے پیچھے چل دی تھی---

www.novelsclubb.com

نورین بیگم ویسے تو بہت نیک دل خاتون تھیں لیکن انمول کے معاملے میں وہ سخت مزاج تھیں۔ شوہر اور بیٹے کی طرح ان کی غیرت بھی یہ گوارہ نہیں

کرتی تھی کہ وہ ایسی لڑکی سے بات چیت بھی کریں جسے ان کی عزت کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو---

تو فکر نہ کر انمول ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا--- "انمول کی اداسی" اماں جی نے بھانپ لی تھی تبھی وہ اسے دلاسہ دے رہیں تھیں---

ہاں اماں جی جانتی ہوں اور وہ دن ہو گا میری موت کا دن-- جب میں" اس دنیا سے چلی جاؤں گی نا دیکھ لیجیئے گا سب ٹھیک ہو جائے گا ایسے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو---"جواب دیتی وہ بھاگتی اپنے کمرے کی طرف جا چکی تھی پیچھے اماں جی افسوس سے سر جھٹکتی رہ گئی تھیں---،

ناشتہ اور چائے کا کپ وہیں کا وہیں دھڑا رہ گیا تھا---

اللہ تیری لیے آسانیاں پیدا کرے انمول۔۔۔ "اس کے لیے دل سے دعا" کرتے ان کی آنکھیں بھی نم ہو چکی تھیں۔ نفی میں سر ہلاتے ایک سرد آہ ہوا کے سپرد کرتے وہ برتن سمیٹنے لگی تھیں ، اس کے بعد وہ اپنے کاموں میں مصروف ہو چکی تھیں انمول کی فکر انہیں بہت ستاتی تھی اس چھوٹی سی بچی نے ناجانے کتنی ہی تکلیفیں سہی تھیں۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

روتے روتے وہ اپنے کمرے میں آئی تھی۔ دروازہ بند کرتے وہ اوندھے منہ بیڈ پر جا لیٹی تھی۔ آنسو تھے کے تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔ ایک وقت تھا جب اس کی ماں اور بہن اس کے بغیر کہیں نہیں جاتے تھے اس کا دل نہ بھی کر رہا ہو تو وہ اسے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے جاتے تھے اور اب؟؟؟

اب تو وہ اسے ساتھ لے کر جانا تو دور اس کو دیکھنا تک گوارہ نہیں کرتے تھے اس کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی ہمیشہ وہ خود سے عہد کرتی تھی کہ اب وہ ان کی کسی بھی بات یا نظرانداز کرنے پر اپنا دل برا نہیں کرے گی لیکن پھر بھی اپنوں کا نظرانداز کیا جانا اسے اندر سے توڑ کر رکھ دیتا تھا ایسا بھی کیا کر دیا اس نے کہ اس کی سزا ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی سب کی لاڈلی انمول اب کسی کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی---

تم نے ایک نامحرم کو خود تک رسائی دی تھی انمول جبار اتنی کہ وہ تمہاری" ذات کو ہی ایک سوالیہ نشان بنا کر چلا گیا--- "دل کے اندر سے اسے ایک آواز آئی تھی---

ہاں میں مانتی ہوں وہ غلطی کی تھی میں نے لیکن مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ" سب ہو جائے گا۔ ایسا تو نہ سوچا تھا میں نے !اور میں نے تو کوئی حدود

www.novelsclubb.com

، نہیں پھلانگی تھی نا !مجھے اپنی حدود بہت اچھے سے معلوم تھیں اور ہیں انہیں کیوں سمجھ نہیں آتا !کیا میرے والدین کو اپنی تربیت پر بھی یقین نہ تھا؟ میرے بہن بھائیوں کو میری مثالیں دینے والے وہ شفیق ماں باپ جن کے لیے میرا ایک ایک حرف پتھر پر لکیر کی مانند ہوتا تھا ، میری ایک غلطی نے ان سب خوبیوں کو پس پشت ڈال دیا !ہاں یہ تو انسان کی فطرت ہے نا جب اسے کوئی اچھا لگتا ہے تو اس کی برائی بھول جاتی ہے اور جب کوئی برا لگے تو اس کی تمام اچھائیاں وہ فراموش کر دیتا ہے---"طنزیہ انداز میں مسکراتے وہ اپنے سوال کا خود ہی جواب بھی دے رہی تھی---

ایک نامحرم کی محبت میرے لیے اتنی رسوائی کا سبب بن چکی ہے کہ انمول" جبار اپنے سے منسلک سب رشتوں کو گنوا چکی ہے ، آس پاس ہونا ضروری تو نہیں !جب رشتوں میں محبت اور اعتماد ہی نہ رہے تو وہ رشتے کس کام کے بظاہر میں ان سب کے ساتھ ایک چھت تلے رہتی ہوں لیکن دلوں میں تو !

کئی فاصلے برقرار ہیں۔۔ ہاں میں اسے جتنا بھی اچھا سمجھتی تھی ، جتنا بھی خوش اخلاق تھا وہ لیکن نکلا نا ایک غیر مرد ، تھا تو وہ ایک نامحرم ہی نا۔۔۔ اور ایسی کھوکھلی خوش اخلاقی اور پرہیزگاری بھی کس کام کی !!!"

جب بھی وہ اپنوں کی اذیت سے دوچار ہوتی اسے وہی سفاک چہرہ یاد آتا تھا جس کی وجہ سے وہ آج اس حالت میں تھی۔ آنسو پونچھتے وہ اب اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔ سر بھی شدید درد کر رہا تھا۔ کچھ رونے کی وجہ سے تھا اور دوسرا وہ ٹھیک سے کچھ کھاتی بھی نہ تھی۔ اسی اثنا میں اسے ظہر کی اذان کی آواز سنائی دی تھی۔ اپنی تمام سوچوں کو پس پشت ڈالتے وہ اب اپنے اللہ سے اپنے دل کا حال بانٹنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی تھی ، وہ جس حال میں بھی ہوتی تھی نماز کا ناغہ نہیں کرتی تھی۔

اپنوں سے بات کیے بناء گزارا ہو سکتا ہے ، اللہ سے بات کیے بناء نہیں ، وضو کر کے نماز ادا کرنے کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔ کیا

www.novelsclubb.com

مانگتی وہ رب سے ؟ اب تو کسی چیز کی تمنا باقی نہیں بچی تھی !ان گھر والوں کے دل میں خود کے لیے تھوڑا سا رحم مانگتی یا خود کی بے گناہی ثابت کرنے کا کوئی وسیلہ !بے گناہی جیسے بھی ثابت کرتی کیا یہ لوگ یقین کر لیتے ؟ یہ سوچ آتے ہی وہ اس بات کو فراموش کر دیتی تھی۔ جو سوچتے ہیں سوچتے رہیں ، وہ تو رب سے اپنی بخشش کی دعا مانگتی تھی سب سوچنے کے بعد آخر میں یہی دعا باقی رہ جاتی تھی جو انمول جبار اپنے رب سے مانگتی تھی۔

یا اللہ دنیا والے تو جو چاہیں سمجھ لیتے ہیں وہ تو اپنی مرضی کا مطلب خود ہی" نکال لیتے ہے پھر چاہے ان کے الفاظ لگلے بندے کو جیسے بھی لگیں۔ طنز کے تیر چلانے سے باز نہیں آتے یہ انسان--- لیکن یہ دنیا تو فانی ہے
www.novelsclubb.com
"یہاں جو آیا ہے اسے جانا بھی ہے---

ترجمہ:

(اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو، اور وہی ہے جس کی طرف اٹھنا ہے)

(سورۃ الانعام آیت نمبر 72)

"اصل اور ہمیشہ رہنے والی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے یہ زندگی میں جیسے کیسے بھی گزار لونگی یا رب بس آخرت میں اپنی انمول کو اکیلا نہ چھوڑنا۔ آپ تو ، میرے ہر راز سے واقف ہیں اور کوئی جانے یا نہ جانے آپ تو واقف ہیں نا اللہ پاک مجھے معاف کردیں جو خطا ماضی میں انمول جبار نے کی تھی اب وہ کرنے کا میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ مجھے آسان موت دیجیئے گا اللہ پاک اور مرتے وقت کلمہ بھی نصیب کیجیئے گا تاکہ میں ان خوش نصیب لوگوں میں اپنا شمار کروا سکوں جن کے آخری وقت میں ان کی زبان پر آپ کا نام ہوتا ہے ، نہ کہ ان میں جو تیرے غضب کے حقدار ہوں۔۔ آمین۔۔ "منہ پر ہاتھ پھیرتے رب سے دل کا حال بانٹتے وہ پرسکون ہو چکی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

"اچھا انمول میں جا رہی ہوں پھر چکر لگاؤں گی ان شاء اللہ اور تم اپنا خیال رکھنا۔ "وہ ہمیشہ کی طرح کھڑکی کے پٹ کھولے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی تھی جب زوبی اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی ، زوبی یہاں رہنے آئی ہوئی تھی اور اب اس کا شوہر فرخان اسے لینے آیا تھا ہفتے میں دو دن زوبیہ یہاں رہنے آتی تھی کبھی کبھار نہ بھی آ پاتی لیکن اکثر اوقات اس کی یہی روٹین تھی اور اب وہ جاتے وقت زوبی کو خدا حافظ کہنے آئی تھی اور عبداللہ کو بھی ساتھ لائی تھی تاکہ انمول اس سے مل سکے اور انمول اسے پھر سے کھڑکی سے باہر کا نظارہ کرتی ملی تھی۔

"ابھی سے جا رہی ہو زوبی۔ اور اس گولو کو مجھے دو میں تو اس کے ساتھ وقت ہی نہیں گزار پاتی---"

اس سے عبداللہ کو لیتے وہ زوبی سے شکوہ کر رہی تھی۔ کیونکہ نورین بیگم عبداللہ کو انمول کو دینے سے منع کرتی تھیں۔ البتہ رات میں وہ انمول اور زوبی کے ساتھ ہی سوتا تھا۔۔۔

ہاں بس دو دن ہو گئے نا فرخان لینے آئے ہیں اور اگلے ہفتے آؤں گی نا ، اچھا" اب میں چلتی ہو اور تم کیا ہر وقت سردی ہو یا گرمی اس کھڑکی سے باہر کے بورنگ نظارے دیکھتی رہتی ہو ایک ہی جگہ دیکھتے دیکھتے اکتاتی نہیں تو تم؟

"اب بھی کتنی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے تمہیں سردی نہیں لگ رہی؟

اس کے کمرہ میں ایک ڈبل بیڈ تھا کیونکہ وہ اور زوبی شروع سے ساتھ) سوتے تھے بیڈ کے دائیں طرف ڈریسنگ ٹیبل تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک اٹیچ باتھروم تھا تو بائیں طرف ایک الماری نصب تھی اور اسی کے ساتھ ایک کھڑکی بنائی گئی تھی اور بیڈ کی پائینتی کی جانب ایک صوفہ سیٹ رکھا گیا تھا

www.novelsclubb.com

اور اسی کے اوپر ایک ای ڈی بھی نصب تھی۔اس کے علاوہ کمرہ گرے (پردوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔

جنوری کے اوائل دن تھے اور انمول بنا کسی سوئیٹر کے یہاں گھنٹوں کھڑی رہتی تھی۔۔۔

جب اندر کا موسم سرد ہو نا زوبی تو باہر کی سردی آپ پر اثرانداز نہیں" کرتی۔۔ "عبداللہ کو پیار کرتے محبت سے گلے لگاتے وہ اسے زوبی کو پکڑا رہی تھی اور ساتھ میں اس کی بات کا مختصر لیکن بہت گہرا جواب دیا تھا کہ زوبی لاجواب ہی ہو گئی تھی ، زوبی کو اکثر اس کی باتیں سمجھ میں نہیں آتی تھیں لیکن وہ خاموش ہو جاتی تھی۔

گولو مولو سا عبداللہ ماں کے پاس آتے ہی کھلکھلا اٹھا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے خدا حافظ۔ "اب بھی وہ اسے الوداعی کلمات کہتے جا چکی" تھی۔۔۔

خدا حافظ زوبی۔ "انمول نے بھی جواباً کہا تھا۔۔۔"

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

جبار صاحب اور ان کے گھر والے رات کے کھانے پر موجود تھے۔ وہ سب خوش گپیوں میں مصروف تھے اور رامین) زبیر اور رابیل کی بیٹی (کی شرارتوں سے لطف اندواز ہو رہے تھے۔۔۔

"ہماری گڑیا تو بہت پیاری ہے اور باتیں بھی بہت پیاری پیاری کرتی ہے۔" جبار صاحب نے محبت بھرے لہجے میں کہتے رامین کو گود میں بٹھایا تھا۔ اور اس کے بائیں گال پر بوسہ بھی دیا تھا۔

ان کی باتیں سیڑھیاں اترتی انمول بھی سن رہی تھی جب رامین کی نظر اس پر پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ دیکھو دادو گنی پھپھو آلی ہیں۔"

(وہ دیکھو دادو گندی پھپھو آرہی ہیں۔)

رامین نے اپنی توتلی زبان میں کہا تھا جس کی بات پر ان چاروں نفوسوں نے حیرت سے اس طرف دیکھا تھا جہاں انمول رامین کی بات پر گنگ سی وہیں کی وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔

حیرت جبار ہمدانی کی فیملی کو اس بات پر تھی کہ چھوٹی سی بچی ایسی بات کیسے کر سکتی ہے؟

لیکن وہ تو شاید گھر والوں کی باتیں سنتے سنتے ہی بول رہی تھی ، بے شک بچہ اپنے اردگرد کے ماحول سے ہی تو سیکھتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایسے نہیں کہتے رامین بری بات ہوتی ہے۔۔۔ "اس کی ماں رابیل نے" اسے جھڑکا تھا۔۔۔

بچی ہے رابیل اسے کچھ مت بولو اور آئندہ اس کے سامنے ایسی باتیں" کرنے سے اجتناب برتا کرو وہ وہی کچھ سیکھ رہی ہے جو تم اس کے سامنے کہتی اور کرتی ہو۔۔۔ "نورین بیگم نے دھیمے مگر سخت لہجے میں رابیل کو تنبیہہ کی تھی۔

ہاں تو اب جیسی آپ کی بیٹی ہو گی وہی کہیں گے نا ہم۔ "ان کی بات پر" رابیل بھی غصے سے چلاتے اپنی بات کہتے اپنے کمرے میں جا چکی تھی رامین کو زبیر کمرے میں چھوڑنے گیا تھا جب کہ انمول اب بھی وہیں کی وہیں جمی کھڑی تھی۔

ایسے جیسے اس کے جسم سے جان نکال دی گئی ہو۔ تو اب چھوٹی سی بچی کے کانوں میں بھی اس کے خلاف زہر گھولا جا رہا تھا، یہ سوچ اسے وہیں کی وہیں منجمند کر چکی تھی۔ آنسو تو اس کے اب خشک ہو چکے تھے اب کی بار اسے رونا نہیں آیا تھا بلکہ اپنی بے بسی پر ہنسی تھی وہ !ایک طزیہ سی

مسکراہٹ نے اس کے لبوں پر احاطہ کیا تھا۔ باقی کی سیڑھیاں اترتی وہ نیچے آئی تھی لیکن ان سے فاصلے پر کھڑی تھی ایک نظر اس نے سامنے بیٹھے اپنے ماں باپ پر ڈالی تھی۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی رامین ماما بابا !میں بہت گندی ہوں اتنی بری ہوں" میں کہ کوئی مجھ سے نہ بات کرتا ہے اور نہ ہی نظر اٹھا کر میری طرف دیکھتا ہے ، اتنی معافیاں مانگنے پر تو وہ رب بھی معاف کر دیتا ہے لیکن انسانوں میں اتنا ظرف کہاں کہ وہ انسان کی خطاؤں کو معاف کریں ، آپ لوگ میرا قصور تو بتائیں مجھے کہ آخر کیا کیا تھا میں نے محبت ہی کی تھی نا؟ کیا بیٹیوں کے سینے میں دل نہیں ہوتا؟ یا پھر بیٹیوں کو خواہشات پالنے کی اجازت نہیں ہوتی؟ ایک محبت کرنے کی اتنی بڑی سزا دی گئی ہے مجھے؟ اور میں تو آپ کے کہنے پر پیچھے ہٹ چکی تھی نا اور اگر قسمت میں میرے ساتھ وہ سب ہونا لکھا تھا تو اس میں میں کیا کر سکتی ہوں بتائیں مجھے؟ کیا میں تقدیر

www.novelsclubb.com

کا لکھا موڑ سکتی ہوں؟ یا آپ تقدیر کے فیصلے میں ردوبدل کر سکتے ہیں؟؟؟ بتائیں "!سینے پر ہاتھ باندھے وہ آج ان سے جواب طلب کر رہی تھی۔

پسند کی شادی تو آپ نے بھی کی تھی اور بھائی نے بھی ، تو کیوں مجھے اور" زوبی کو یہ حق نہیں ہے کہ ہم اپنے ہمسفر کو چن سکیں !کیا لڑکی ہونا ہی میری زندگی کا سب سے بڑا قصور ہے؟ مرد بھی تو برابر کا قصور وار ہوتا ہے تو پھر سب سوالوں کے جواب لڑکی ہی کیوں دے؟ کیوں ہر بار ایک لڑکی کو ہی سوالات کے کٹہرے میں لا کھڑا کرتا ہے یہ معاشرہ !!!کیا معاشرہ سمجھ بوجھ نہیں رکھتا کہ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔۔ قصور کبھی بھی ایک کا نہیں ہوتا اگر ایک عورت کو قصور وار ٹھہرایا جاتا ہے تو مرد کو کیوں نہیں؟؟؟ کیوں ، مرد کو اتنی چھوٹ حاصل ہے کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے ، کوئی مرد سے سوال جواب کیوں نہیں کرتا؟ مرد تو ایک غسل سے ہی پاک ہو جاتا ہے اور عورت !وہ ساری زندگی اس ایک گناہ کا بوجھ اتارنے کی کوشش کرتی رہتی ہے

www.novelsclubb.com

لیکن وہ اس کوشش میں جیتے جی کامیاب ہو ہی نہیں سکتی کوئی صنفِ نازک کا یقین نہیں کرتا۔۔ مرد کو بری الذمہ قرار دیتے وہ سارا ملبہ عورت پر ڈال دیتے ہیں ، کیونکہ عورت مرد کی طرح ایک غسل سے بے گناہ نہیں ہو جاتی کیونکہ وہ اپنی بے گناہی ثابت نہیں کر سکتی وہ ساری زندگی اس ایک گناہ کی ہی مرتکب قرار دے دی جاتی ہے جو وہ کرتی ہی نہیں ہے !اس بے رحم معاشرے کو ترس بھی نہیں آتا کیا؟ کیوں کیوں میرا یقین نہیں کرتے آپ سب؟ دنیا کو کیا کہوں میں میرے تو گھر والے ہی میرا یقین نہیں کرتے میں تو ان کے لیے بھی کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔ زوبی بھی میرا یقین نہیں کرتی ہاں ترس کھا کر وہ مجھ سے بات کر لیتی ہے لیکن یقین؟ یقین تو کوئی نہیں کرتا نا میرا۔۔ لاوارث بنا کر رکھ دیا ہے اس ایک گناہ نے مجھے ایسا گناہ جو میں نے نہیں کیا تھا میرا اللہ جانتا ہے میں بے گناہ تھی میں اس گناہ میں بلکل بھی شامل نہیں تھی !میرا وجود اس گناہ کا حصہ رہا تھا !میری روح نہیں میں بے گناہ ہوں کچھ نہیں کیا تھا میں نے کچھ بھی نہیں !کیوں کوئی یقین

www.novelsclubb.com

نہیں کرتا میرا کوئی تو کر لے۔۔۔ "کہتے کہتے وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے رونا شروع ہو چکی تھی ، کب سے خشک ہوئے آنسو پھر سے بہنا شروع ہو چکے تھے اور اس کے ماں باپ بت بنے اسے دیکھ رہے تھے !ایک کسک تھی اس کے دل میں کہ کوئی تو اس کا یقین کر لے کیوں کوئی اس کا یقین نہیں کرتا۔۔۔

لیکن دنیا والے انمول جبار کو گناہگار مانتے ہیں تو مان لیں انمول کا اللہ تو" سب جانتا ہے نا اسے تو اپنی انمول پر یقین ہے نا مجھے تو اسی ذات کے پاس لوٹ کر جانا ہے میری دنیا بے رونق ہے لیکن میری آخرت تو رنگین ہو گی نا۔۔۔ "خود کو تسلی دیتی وہ اب اپنے آنسو صاف کرتی انہیں بتا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

سچ ہی تو کہا تھا انمول نے اصل صلہ تو آخرت میں ملنا تھا لوگ یقین نہ کریں اس کا اللہ تو یقین کرتا ہے نا اس پہ یہی بہت ہے ، یہ تسلی اسے ہمیشہ پرسکون کر دیتی تھی ، دنیا اس کو بھول چکی تھی وہ اپنے رب کو نہیں بھولی

، تھی نہ ہی اس کا رب اسے بھولا تھا ، رب اور اس کا جو تعلق تھا وہ اہم تھا بولنے پر آئی تو وہ اپنے ماں باپ سے بہت کچھ بول گئی تھی۔۔۔

نورین اسے چپ کرواؤ کیا اول فول بکے جا رہی ہے یہ لڑکی ماں باپ کا بھی لحاظ نہیں رہا اسے۔"ضبط سے سرخ چہرہ لیے جبار صاحب نے اپنی بیگم سے کہا تھا جو جلدی سے آگے بڑھتے اس کے پاس گئیں تھیں۔

کوئی شرم لحاظ ہے کیا تم میں انمول؟ یا وہ بھی باقی نہیں بچا !باپ کے "سامنے بھی کوئی ایسی باتیں کرتا ہے؟

ہاں تو اور کیا کروں میں جب میں آپ سب کے لیے کوئی معنی ہی نہیں" رکھتی تو میری مرضی میں جو مرضی کہوں یا جو مرضی کروں آپ کا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہیے۔۔"جبار صاحب نے اپنی مٹھیاں بھینچیں تھیں انمول ان سے ڈرتی نہیں تھی یہ چھوٹ انہوں نے ہی اسے دے رکھی تھی کہ وہ

ان سے ہر طرح کی بات کر جاتی تھی ان کی لاڈلی تھی انمول جبار ایک غلطی نے اسے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

انمول بس کرو اور جاؤ اپنے کمرے میں۔۔۔ "اب کی بار نورین بیگم نے اپنے" لہجے کو مزید سخت بنایا تھا۔۔۔

نہیں جاؤں گی میں کہیں بھی مجھے میرے سوالوں کے "

جوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ ایک دم سے اس کا سر چکرایا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

انمول۔۔ "زبیر جو شور کی آواز سنتے کمرے سے باہر آیا تھا اور جلدی سے وہ" انمول کی جانب بڑھا تھا، اور کسی رشتے سے نہ سہی لیکن انسانیت کا رشتہ تو تھا ان کے درمیان۔۔۔

اٹھو انمول کیا ہوا تمہیں؟؟ "انمول کو بانہوں میں اٹھاتا وہ باہر پورچ کی طرف" بڑھا تھا۔ جب کہ جبار صاحب غصے سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکے تھے

آج تو انمول اپنی حد پار کر چکی تھی اپنی انا کے خول میں ہی سمٹے وہ اندر کی جانب بڑھ چکے تھے کچھ پل کو موم ہوا دل ایک بار پھر سے پتھر بن چکا تھا کہ انمول کے بے ہوش ہونے پر بھی ان پر کچھ اثر نہیں ہوا تھا جب کہ جبار صاحب کی دیکھا دیکھی نورین بیگم بھی ان کے پیچھے ہی کمرے کی جانب گئی تھیں۔۔۔

سب ملازم بھی تماشہ دیکھنے کے بعد اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو چکے تھے۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

ہسپتال کے سامنے گاڑی روکتے اسے پھر سے بانہوں میں بھرے وہ اندر کی جانب بڑھا تھا نرس کے سٹریچر لانے پر اسے سٹریچر پر لٹاتے اس نے ڈاکٹر کو بلانے کی درخواست کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پلیز سسٹر جلدی سے ڈاکٹر کو بلا دیں میری بہن اچانک سے بے ہوش ہو گئی ہے۔۔" وہ اس کی درخواست پر عمل کرتے ڈاکٹر کو جلدی سے بلا لائی تھی اور اسے لیے اندر وارڈ کی جانب بڑھے تھے۔۔

وہ بہن کی خیریت کی دعا مانگ رہا تھا۔ جو بھی تھا انسانیت سب سے پہلے تھی اسے اپنے ماں باپ کی سوچ پر اس پل انتہائی افسوس ہوا تھا کہ اگر ایک انسان مر بھی رہا تھا تو آپ کی نظر میں اس کی زندگی کی کوئی اہمیت نہیں ہے؟ آپ بیٹی سمجھ کر نہیں تو انسانیت کے ناطے ہی اس کے ساتھ چلے آتے۔

"ماما بھی نہیں آئیں انہیں بھی کوئی احساس نہیں انمول کا انہی کے وجود کا حصہ ہے انمول انہیں کوئی پرواہ نہیں ہوئی اس لمحے کیا ان کی ممتا نہیں جاگی؟؟؟" چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ لیے اس نے افسوس سے سر جھٹکا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے کونسا بھائی ہونے کا فرض نبھایا ہے۔۔۔ہمیں تو تب سے ہی اس" کی قدر نہیں ہوئی جب سے اس نے وہ سنگین غلطی کی تھی اب بھی میں کونسا اس کو سچا مان کر لے آیا یہاں۔۔ یہ تو میری انسانیت جاگی تو میں یہاں آیا ہوں یقین تو مجھے بھی نہیں ہے انمول پر اور نہ ہی ماما بابا کو ہے تو وہ کیونکر آتے یہاں !خیر اللہ اسے صحت دے ورنہ پہلے تو ہم پوچھتے نہیں خدانخواستہ کچھ ہو گیا تو کون پوچھے گا اسے ؟ "اس کی سوچوں کا محور دروازہ بند ہونے کی آواز پر ٹوٹا تھا ڈاکٹر صاحب نرس کے ہمراہ باہر آئے تھے ، وہ ڈاکٹر کی طرف بڑھا تھا۔

"کیا ہوا وہ ٹھیک ہے نا؟"

www.novelsclubb.com

جی وہ ٹھیک ہے بس بی پی لو ہو گیا تھا تو اسی وجہ سے وہ بے ہوش ہو" گئی تھیں۔ کمزوری بھی بہت ہے شاید وہ ٹھیک سے کچھ کھا پی بھی نہیں رہیں۔ نرس بتا رہی تھیں کہ آپ انہیں اپنی بہن کہہ رہے تھے تو بہن کا

خیال رکھوں میاں۔ اور میرے ساتھ آؤ میں تمہیں دوائیاں لکھ کر دیتا ہوں یہ باقاعدگی سے اسے دیتے رہنا ناغہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور پیشنٹ ابھی بے ہوش ہی ہے اس کو ڈرپ لگائی ہے کچھ دیر میں ڈرپ ختم ہو جائے تو آپ اسے گھر لے کر جا سکتے ہیں۔۔۔"

جی ٹھیک ہے چلیں۔۔ "کہتے ہی وہ بھی ان کے ہمراہ چل دیا تھا۔۔۔"

ڈاکٹر کی بتائی گئی ادویات لیتے وہ انمول کے کمرے کی طرف ہی بڑھ چکا تھا جہاں وہ ابھی تک بے ہوش لیٹی تھی۔ چہرہ کافی مرجھایا ہوا تھا اور آنکھوں کے گرد کافی حلقے بھی نمایاں تھے۔ وہ اب غور سے اسے دیکھ رہا تھا وہ واقعی کافی کمزور ہو چکی تھی ، اس کے ضمیر نے اسے ملامت کیا تھا یک لخت اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے آگے جاتے دوائیاں ٹیبل پر رکھتے اس نے انمول کے چہرے کو ہولے سے چھوا تھا۔

www.novelsclubb.com

میری لاڈلی بہن۔ "وہ محبت سے اس کے چہرہ کو چھو رہا تھا اور نظروں سے اس کے چہرے کا طواف کر رہا تھا۔

"کیوں کیا تم نے ایسا انمول کیوں کیا؟ تم نے ایک بار بھی اپنے گھر والوں کی عزت کا خیال نہیں کیا تم تو میری پیاری بہن تھی نا میری ہمراز ، زوبی اور تم اتنی باتیں نہیں کرتی تھیں جتنی تم اور میں کرتے تھے میرے ہر راز سے واقف تھیں تم کیونکہ میری ہمراز صرف اور صرف تم تھی !جب تک میں تمہیں کوئی بات نہ بتاتا تھا مجھے سکون ہی نہیں ملتا تھا پھر ایک غلطی ہوئی ، تم سے اور مانو کہ سب ختم ہو گیا سب کچھ ختم ہو گیا انمول ہمارا پیار ، محبت دوستی سب اس ایک غلطی کی نظر ہو گیا۔۔۔ "اس تکلیف دہ دن کو سوچتے زبیر نے تکلیف سے آنکھیں میچیں تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"کاش !کاش وہ دن ہماری زندگی میں آتا ہی نہ انمول ، کاش وہ سب نہ ہوا ہوتا تو ہمارے درمیان اتنی دوریاں نہ آتیں ہم پہلے جیسے پارٹنرز ہوتے ایک

دوسرے کے ہمراز، ایک دوسرے کو ہر بات بتانے والے !لیکن وہ بات تو تم نے مجھے بھی نہیں بتائی تھی شاید تمہیں ڈر تھا کہ مجھے بتاتے ہی میری غیرت نہ جاگ جائے اور میں تمہیں وہ سب کرنے سے منع نہ کر دوں۔

"لیکن اگر تم بتا دیتی تو شاید زندگی ایسی نہ ہوتی۔۔۔

لیکن کچھ "اگر "اور "کاش "ہمیشہ اگر اور کاش ہی رہ جاتے ہیں۔ ان کی" کوئی تکمیل نہیں ہوتی۔۔۔ "خود پر ضبط کرتے وہ سامنے موجود صوفے پر جا بیٹھا تھا اسے انمول کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنا تھا تاکہ اسے لے کر گھر جا سکے۔۔۔

تب ہی اس کا موبائل بجا تھا رابیل کی کال آئی تھی۔ کال اٹھاتے ہی رابیل نے اس سے پوچھا تھا کہ وہ کہاں ہے؟

رابیل میں انمول کو لے کر ہسپتال آیا ہوں وہ بے ہوش ہو گئی تھی اور" ابھی مجھے دیر ہے آنے میں کیونکہ وہ اب تک ہوش میں نہیں آئی تم آرام

سے سو جاؤ۔۔۔ "زبیر نے اسے تفصیل سے جواب دیا تھا اور اس کے جواب دینے پر وہ تو پھٹ ہی پڑی تھی۔۔۔

آپ اپنی بیوی اور بیٹی کو چھوڑ کر اس بد کردار لڑکی کی تیمارداری میں لگے ہیں" "ابھی کے ابھی واپس آئیں۔۔ پڑی رہے وہیں مر ہی جائے تو۔۔۔۔

!!! رابیل اپنی زبان کو لگام دو۔ کیا انسانیت بھی نہیں بچی تم سب میں" میں انمول کو واپس لے کر ہی آؤں گا تم سو جاؤ اور اب مجھے کال مت کرنا خدا حافظ۔۔۔ "کہتے ہی وہ کھٹاک سے فون بند کر چکا تھا اور رابیل نے غصے سے موبائل بیڈ پر پھینکا تھا اسے رہ رہ کر انمول اور زبیر پر غصہ آ رہا تھا۔ وہ ادھر سے ادھر چکر لگاتی زبیر کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ جبکہ رامین کو وہ پہلے ہی سلا چکی تھی۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

www.novelsclubb.com

ادھر حاجرہ اماں کو انمول کی طبیعت کا ملازمہ نے بتایا تھا وہ بھی ان کے پوچھنے پر کہ آج انمول نظر نہیں آئی انہیں وہ تو روزانہ نیچے ضرور آتی ہے کھانا لینے کی غرض سے---

(جب انمول نیچے تھی تب حاجرہ اماں اپنے سرونٹ کوارٹر میں تھیں کیونکہ آج ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی---)

کیا ہوا تھا میری بیٹی کو نصیباں ؟ "وہ وہاں موجود ملازمہ سے پوچھ رہی تھیں۔"

اماں بی وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ شاید بڑے صاحب اور بیگم صاحبہ سے" کوئی بحث ہوئی تھی۔ بڑے غصے میں تھے بڑے صاحب اور انہیں ہسپتال بھی صرف چھوٹے صاحب ہی لے کر گئے ہیں باقی تو کوئی نہیں گیا۔ "اور حاجرہ اماں وہیں سر پکڑے کھڑی رہیں تھیں وہ سمجھ سکتیں تھیں کہ بحث کا موضوع کیا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

کیوں معاف نہیں کر دیتے اسے؟ کیا بیٹیوں کے قصور کبھی معاف نہیں ہو سکتے؟ "حاجرہ اماں نے دل میں سوچا تھا۔ وہ وہیں لاؤنج میں موجود ایک صوفے پر بیٹھ چکی تھیں وہ انمول کا درد سمجھ سکتی تھیں وہ بھی نہ سمجھتیں تو کون سمجھتا اسے؟

"بیٹیوں کو لوگ جتنا مرضی برابری کا درجہ دے دیں لیکن ان سے سرزد ہوئی غلطیاں ماں باپ کبھی بھی معاف نہیں کرتے خاص طور پر تب جب بات ان کی نام نہاد عزت پر پہنچ جائے۔" انہیں وہاں اور زبیر کو ہسپتال بیٹھے ناجانے کتنا وقت گزر چکا تھا اور انمول تھی کہ ہوش میں آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ جبکہ ڈاکٹرز کہہ چکے تھے کہ خطرے کی کوئی بات نہیں ہے وہ جلد ہوش میں آ جائے گی۔ زبیر کی تو آنکھ بھی لگ چکی تھی لیکن حاجرہ اماں؟ وہ اپنی لاڈلی کے لیے جاگتی رہی تھیں۔ لبوں پر ورد جاری تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ فجر کا وقت تھا جب انمول ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی کچھ پل لگے تھے ذہن کو بیدار کرنے میں۔ جب سب یاد آیا تو دل بری طرح اداس ہوا تھا۔ کمزوری اس کے چہرے پر عیاں تھی اردگرد نظریں گھمائیں تو زبیر صوفے پر سویا نظر آیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک در آئی تھی کوئی تو اس کے ساتھ تھا۔ اس کے دل نے رب کا ڈھیروں شکر ادا کیا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ زبیر نے اسے معاف نہیں کیا وہ تو صرف انسانیت کے تحت اس کے ساتھ تھا۔ لیکن اس پل وہ شدید خوش تھی اس کے بھائی کو اس کی پرواہ تھی ، کبھی کبھی لاعلمی بھی رب کی خاص نعمت ہوتی ہے۔ صبح صبح ہی نرس اس کا معائنہ کرنے آگئی تھی اور اسی کی آوازوں پر زبیر کی نیند کا تسلسل ٹوٹا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اب آپ بلکل ٹھیک ہیں اور گھر بھی جا سکتی ہیں لیکن آپ نے اپنا بہت" خیال رکھنا ہے اور دوائیاں وقت پر لینی ہے ٹھیک ہے؟ "اسے ہدایات دیتی نرس اسے ساتھ ساتھ تنبیہ بھی کر رہی تھی۔

جی ٹھیک ہے۔ "جب وہ بولی تو آواز بہت ہلکی تھی شاید کمزوری کا اثر تھا" اور زبیر نے کتنے عرصے بعد اس کی آواز کو ٹھیک سے سنا تھا۔

نرس تو جا چکی تھی اور زبیر بھی نرس کے پیچھے ہی ڈسچارج پیپرز کے لیے جا چکا تھا تاکہ تمام کام نمٹانے کے بعد انمول کو لے کر گھر جا سکے ، انمول کی ساری خوش فہمیاں پل میں ہوا ہوئیں تھیں اس کا بھائی اس سے خیریت پوچھے بنا باہر جا چکا تھا۔ آنکھ کا ایک کنارہ بھیگا تھا جسے انمول جبار نے بے دردی سے صاف کیا تھا ، جو مان اس کو اپنے بھائی پر کبھی ہوتا تھا وہ مان زبیر نے اس غلطی کی نظر کرتے انمول جبار کو پل میں بے مول کیا تھا۔ بناء تحقیق کے اسے اتنی بڑی سزا دینا کہاں کا انصاف تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اٹھو چلیں انمول۔ ''سب کاموں سے فارغ ہو کر وہ جب آیا تو انمول کو سہارا'' دے کر اٹھاتے چلنے کو کہہ رہا تھا۔ وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ چلتی جا رہی تھی بے یقینی جو انمول کی آنکھوں میں اس وقت تھی وہ زبیر جبار سے مخفی نہیں رہی تھی ، لیکن وہ انجان بنا اسے سہارا دیتا گاڑی میں بٹھا رہا تھا انمول کے بیٹھتے ہی وہ گاڑی زن سے بھگا لے گیا تھا۔۔

حاجرہ اماں فجر ادا کر کے پھر سے اس کے انتظار میں بیٹھیں تھیں۔ یا اللہ خیر کرنا میری بچی کی اب تک نہیں آئی۔ ان کا دل ناجانے عجیب سے وسوسوں کا شکار ہو رہا تھا ان کے پاس تو زبیر کا نمبر ہی نہیں تھا کہ انمول کی خیریت دریافت کر لیتیں۔ صوفے پر بیٹھے بیٹھے اس بوڑھے وجود کی کمر اکڑ چکی تھی اور نہ ہی ان کی طبیعت ٹھیک تھی لیکن انہیں صرف انمول کی فکر تھی۔ جبکہ اس کے اپنے ماں باپ ایسے تھے کہ انہیں کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو رات سے

www.novelsclubb.com

وہ انتہائی سفاکی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں آرام دہ حالت میں بیٹھی ہوئی تھیں فجر کی نماز ادا کر کے وہ کچھ دیر لیٹ جاتی تھیں۔۔

حاجرہ اماں کی نظریں بار بار دروازے کی طرف اٹھتیں اور مایوس واپس لوٹ آتیں لیکن اس بار نظریں اٹھیں تو آنکھوں میں چمک ابھر آئی جلدی سے اٹھتے وہ انمول کی جانب بڑھی تھیں اور اسے خود سے لپٹایا تھا وہ زبیر کے سہارے اندر آ رہی تھی۔ ایک طرف زبیر تو دوسری طرف اماں جی اسے اپنے ساتھ لپٹائے اندر کی جانب بڑھ رہی تھیں۔۔۔

میں ٹھیک ہوں اماں جی۔ "ان کے ساتھ چلتے انہیں انمول کی آواز سنائی" دی تھی۔

www.novelsclubb.com

کہاں ٹھیک ہے تو !خود سے چل تو سکتی نہیں ہے اور کہتی ہے میں" ٹھیک ہوں۔ "اس کے ساتھ ہی چلتے وہ بھی اسے جواب دے رہیں تھیں۔

اماں بی آپ یہیں بیٹھیں میں اسے اوپر تک چھوڑ کے آتا ہوں۔ "انہیں" وہیں رکنے کی ہدایت کرتے زبیر اسے اوپر لے کر جا رہا تھا۔

"ارے نہیں بیٹا میں ساتھ ہی چلتی ہوں۔"

آپ اوپر کیسے جائیں گی؟ آپ کو مسئلہ ہوگا آپ بیٹھیں میں چھوڑ آتا"

"ہوں۔۔۔

میں آ جاؤں گی بیٹا۔ اچھا چل تو اسے لے کر جا میں اس کے لیے کچھ" کھانے کو لے کر ایک ہی بار آتی ہوں۔ "اسے اوپر جانے کا کہتے وہ واپس پلٹ چکی تھیں ، اور وہ بھی ہامی بھرتا اسے سیڑھیوں کی جانب لیے چل دیا۔

صرف انمول انہیں "اماں جی" کہتی تھی باقی سب "اماں بی "ہی بلاتے) (تھے۔ کیونکہ انمول کو اماں جی بلانا اچھا لگتا تھا۔

اس کے لیے کچھ فروٹ اور فریش جوس کا گلاس بنائے اماں جی اس کے کمرے میں گئیں تھیں۔ کوئی دوسرا ملازم انمول کا کام نہ کرتا تھا یہ صرف

، حاجرہ اماں ہی تھیں جو اس کے سب کام بہت اپنائیت سے کرتیں تھیں زبیر اسے بیڈ پر سرہانے کے سہارے لیٹائے اماں بی کا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی وہ آئیں انہیں دوائیاں پکڑاتا ان کے استعمال کی ہدایات دیتا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔ اماں جی نے وہ دوائیاں ایک سائیڈ پر رکھ لی تھیں اور انمول کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

یہ لے یہ جلدی سے سیب کھا اور جوس پی لے پھر تجھے یہ دوائی دے" دونگی۔ "اس کے پاس بیٹھتے وہ اسے کھانے کا کہہ رہی تھیں اور وہ جو کب سے خود پر ضبط کیے بیٹھی تھی ان کے گلے لگتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی--

www.novelsclubb.com

دیکھا آپ نے اماں جی انہوں نے میرا حال پوچھنا تو دور میری طرف دیکھا" بھی نہیں اگر میری پرواہ نہیں تھی تو کیوں مجھے ہسپتال لے کر گئے؟ کیوں "کھایا مجھ پر ترس؟ پڑا رہنے دیتے مجھے وہیں مر کھپ جاتی نا وہی اچھا تھا۔

نہ میری بچی ایسی باتیں نہیں کرتے چپ کر جا پہلے ہی تیری طبیعت" ٹھیک نہیں ہے کہیں مزید نہ بگڑ جائے چھوڑ ان کو میں تو ہوں نا تیرے ساتھ یہ لے یہ کھا لے اور کسی کے لیے نہیں تو اپنی اماں جی ہی کھا لے۔ کسی کے لیے تو اہم ہے یا نہیں اپنی اماں جی کے لیے بہت انمول ہیرا ہے تو یہ لے شاباش۔۔۔ "محبت سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے اس کے آنسو صاف کرتیں وہ سیب کا ایک ٹکڑا اس کی طرف بڑھا رہی تھیں جسے اب کی بار اس نے خاموشی سے کھا لیا تھا تھوڑا سا سیب کھاتے جوس کے ساتھ دوائی بھی وہ لے چکی تھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ نیند کا غلبہ اس پر پھر سے حاوی ہوا تھا جبکہ اماں جی اب تک اس کا سر سہلا رہی تھیں اس کے ساتھ ہی نیم دراز ہوتے وہ بھی سو چکی تھیں رات سے وہ نہیں سوئیں تھیں نیند جلد ہی ان پر مہربان ہو گئی تھی۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

www.novelsclubb.com

یہ کیا طریقہ ہے زبیر؟ ساری رات آپ گھر سے باہر رہے ہیں اور آتے ہی"

"بات کیے بغیر سو رہے ہیں اور باہر بھی کس کے لیے اس انمول کے لیے؟

ابھی وہ انمول کو کمرے میں چھوڑ کے اپنے کمرے میں آیا تھا۔ وہ بہت تھک چکا تھا اور آتے ہی سونے کے لیے لیٹ چکا تھا کہ رابیل کی آنکھ کھلی تھی اور اٹھتے ہی وہ اس پر برس پڑی تھی۔

ابھی چپ کر جاؤ رابیل پلیز میرا دماغ خراب مت کرو میں اس وقت بہت" تھکا ہوا ہوں تھوڑی دیر سونا چاہتا ہوں برائے مہربانی کچھ دیر خاموش رہ لو گی تم؟ "اس کی طرف التجائیہ نظروں سے دیکھتے وہ التجا کر رہا تھا اس وقت وہ کسی سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا اور اس کے جواب کا انتظار کیے بناء وہ کروٹ بدلتے اپنی آنکھیں موند چکا تھا، رابیل اس کے اس انداز پر دنگ ہی رہ گئی تھی کیونکہ زبیر اس سے پہلی بار ایسے بات کر رہا تھا۔ اپنے غصے کو

www.novelsclubb.com

ضبط کرتے وہ فلحال خاموش ہو چکی تھی لیکن دل میں انمول کے لیے نفرت مزید بڑھ چکی تھی۔

یہ سب اسی کی وجہ سے ہوا ہے پتہ نہیں کب جان چھوٹے گی ہماری اس" منحوس سے؟ "دل میں انمول کو برا بھلا کہتے وہ رامین کے رونے پر اسے لیے کمرے سے باہر چلی گئی تھی تاکہ اسے چپ کروا سکے کیونکہ وہ جاگتے ہی رونا شروع ہو گئی تھی---

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

انمول کی آنکھ دوپہر کے وقت کھلی تھی۔ گھڑی پر نظر دورائی تو دو بجے کا وقت تھا جلدی سے اٹھتے وہ واشروم میں گھسی تھی۔ جب واپس آئی تو چہرہ دھلا دھلا سا تھا شاید وہ وضو کر کے آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

فجر بھی نہیں ادا کی اب ظہر کی نماز کے ساتھ قضا ادا کر لونگی وہ اس وقت خود سے ہی مخاطب تھی۔ نماز ادا کرتے دعا مانگتے وہ اب سورۃ فتح کی تلاوت کر رہی تھی۔ حاجرہ اماں بھی جاگ چکی تھیں۔

کیسی ہیں اماں جی؟ نیند پوری ہوئی؟ طبیعت ٹھیک ہے؟ "وہ اٹھی ہی" تھیں کہ انمول نے ایک دم سے ان پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی تھی کیونکہ وہ جان چکی تھی کہ اماں جی کی طبیعت خراب ہے ورنہ وہ کبھی بھی دن میں نہیں سوتیں تھیں وہ تو ہمیشہ ہشاش بشاش رہنے والی خاتون تھیں---

ارے ہاں میں تو ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے وہ تو تجھے سلاتے سلاتے" مجھے پتہ نہیں کیسے نیند آ گئی دیکھ نا نماز کا ٹائم بھی نکلا جا رہا ہے۔ "اسے جواب دیتیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے وہ وضو کرنے جا رہی تھیں۔

"اماں جی آپ اوپر نہ آتیں نا دیکھیں گھٹنوں میں درد پڑ گیا نا---"

"ارے کچھ نہیں ہوتا بیٹا یہ تو عمر کا تقاضا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اچھا چلیں آپ نماز پڑھ لیں پھر باتیں کرتے ہیں۔ ''انمول نے مزید بحث نہیں کی تھی جانتی تھی وہ نہیں مانیں گی۔ اور دوبارہ تلاوت کرنے میں مصروف ہو گئی تھی وہ کافی پرسکون لگ رہی تھی ، اللہ پاک نے انسان کو دل تو دے دیا لیکن اس کے سکون کی چابی اپنے ذکر میں رکھی ہے۔

ترجمہ:

(جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے)

(سورۃ الرعد آیت نمبر 28)

اماں جی آج دل ایک دم سے خوشگوار ہو گیا ہے میرا۔۔۔ ناجانے کس چیز کی مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں پا رہی۔ ''اماں جی نماز اور تلاوت کے بعد تسبیح پڑھ رہی تھیں جب وہ بولی تھی۔

ما شاء اللہ !اللہ کا شکر کیا کرو اس وقت میں انمول !اور کبھی بھی کسی کی" باتوں کو دل پر حاوی مت ہونے دیا کرو ورنہ لوگ اپنے رویوں سے آپ کو گھائل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔"

میں کوشش کرتی ہوں اماں جی لیکن پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے۔اور آپ اس" عمر میں بھی کیسے کام کر لیتی ہیں آپ باز نہیں آتیں نا کام کرنے سے یہ تو آرام کرنے کی عمر ہے آپ کی۔"

ہاں بیٹا اور بیگم صاحبہ کونسا مجھ سے کام کرواتی ہیں؟ دیکھو صبح سے" تمہارے ساتھ ہوں بس باقی ملازموں سے کام کرواتی ہوں آج تو وہ بھی نہیں کروایا۔"

www.novelsclubb.com

"پھر بھی !اور آپکو یاد نہیں آتی اپنے گھر والوں کی؟"

"گھر والوں کی یاد ہی تو ہے میرے پاس خیر مجھے چھوڑو اور اپنی بات کرو۔"

"میری کونسی بات اماں جی؟"

مجھے لگتا ہے تم نے اپنے ماضی کے سارے پنے مجھ پر عیاں نہیں کیے" دیکھو میں سب جانتی ہوں لیکن کوئی ایک بات ایسی ہے جو تم مجھے نہیں بتا رہی جب لگے کے تم مجھے بتا سکتی ہو تو بتا دینا میں تمہیں غلط نہیں سمجھوگی یقین رکھنا مجھ پر ، جیسے اب تک ساتھ نبھایا ہے ویسے ہی نبھاتی رہونگی !اچھا اب میں نیچے جا رہی ہوں بیگم صاحبہ بھی کہتی ہونگی کہ کہاں رہ گئی۔ "اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئیں تھیں۔

اماں جی کیا جلدی ہے تھوڑی دیر بیٹھ جاتیں نا کبھی کبھی ہی تو آپ قسمت" سے میرے کمرے میں آتیں ہیں۔"شرمندہ سی آواز میں وہ بولی تھی وہ واقعی ایک بات انہیں آج تک نہیں بتا پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پھر آؤں گی نا !اپنا خیال رکھنا اور دوائیاں وقت پر لینا۔"

اچھا آئیں آپ کو نیچے تک چھوڑ دوں اور میں ٹھیک ہوں ذرا سا چکر ہی تو آیا" تھا۔"

اچھا ذرا سے چکر سے ہسپتال پہنچ گئ تو؟ "سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتیں" وہ بولیں تھیں ، انہیں سہارا دیتی وہ نیچے تک چھوڑنے آئی تھی انکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

رکو انمول "!انہیں چھوڑ کر وہ اوپر جانے ہی لگی تھی کہ رابیل نے اسے" آواز دی تھی جبکہ اماں جی اس کے مخاطب کرنے سے پہلے ہی جا چکیں تھیں۔

جی؟ "وہ جواب دیتی نا سمجھی سے وہیں کھڑی رہی تھی۔"

یہ کیا تماشہ بنا رکھا ہے تم نے؟ کچھ ہوا پہلے نہیں کہ بے ہوشی کا ڈرامہ" پکڑ لیا۔ زبیر بیچارے کو بھی ساری رات ذلیل کیے رکھا۔ "اس کے جواب دیتے ہی وہ پھنکار بھرے لہجے میں بولی تھی۔

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں بھابھی اور کیا تماشہ کیا میں نے؟ "وہ سیڑھیاں" اترتے ان کے سامنے آکر کھڑی ہو چکی تھی۔

"زیادہ ڈرامے نہ کرو انمول ! سب جانتی ہوں تمہاری ڈرامے بازیاں ! کل جان بوجھ کر بے ہوش ہوئی تھی نا تم؟ "سینے پر ہاتھ باندھے رابیل غصے سے پھنکاری تھی۔

اچھا ! اور کیوں کرونگی میں یہ ڈارمہ؟ آپ ہی بتا دیں۔ "وہ بھی اب رابیل کو اسی کے انداز میں جواب دے رہی تھی۔

"ظاہر سی بات ہے ایسے تو کوئی بھی تمہیں منہ نہیں لگاتا تم نے سوچا ہو گا کیوں نا بیماری کا ڈرامہ ہی رچا لوں۔ "رابیل طنز کے تیر چلانے سے باز نہیں آئی تھی۔

"مجھے کوئی بھی ضرورت نہیں ہے کہ میں خود کو بیمار ظاہر کر کے کسی کی توجہ خود کی جانب مبذول کرواؤں ، میں اتنے سالوں سے تنہا ہی رہ رہی ہوں کسی کی قربت نصیب نہیں ہوئی مجھے ، اور اب میں الحمداللہ خود کے لیے اکیلی ہی کافی ہوں ایسے جھوٹی ہمدردیاں حاصل کرنا مجھے نہ آتا ہے اور نہ ہی مجھے

اس کی ضرورت ہے--- "اس کو جواب دیتی بناء اس کی کوئی بات سنے انمول وہاں سے جا چکی تھی---

ہونہہ-- بدتمیز کہیں کی اتنا کچھ ہو گیا اکڑ نہیں گئی--- "اپنی بھڑاس نکالتی" وہ بھی اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

میرا ماضی شاید بہت ہی انوکھا ہے ایسا شاید کسی کے ساتھ نہیں ہوا ہوگا جو" میرے ساتھ ہوا۔ "پھر سے کھڑکی کے پاس کھڑی وہ باہر دیکھ رہی تھی۔

رابیل کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا اس پر۔ ان سب کے رویے اور کاٹ دار لہجوں کی وہ عادی ہو چکی تھی ، ماضی کے پنوں کو خود میں اب تک سموئے ہوئے تھی انمول جبار !اتنے اذیت ناک ماضی کو بھولنا آسان بھی تو نہ تھا---

وہ جو ہنستا تھا اہل دل پہ کبھی

www.novelsclubb.com

!!! رو پڑا خود کو دیکھ کر تنہا

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

:ماضی

وہ ہمیشہ کی طرح شاندار نمبروں سے پاس ہوئی تھی وہ گریجوایشن کر چکی تھی اس نے پوزیشن حاصل کی تھی ، شہر کی سب سے بڑی یونیورسٹی میں اس کا داخلہ ہوا تھا۔ وہ اسکالر شپ پر پڑھ رہی تھی !اسے اسکالر شپ نہ بھی ملتی تو جبار ہمدانی کے لیے انمول کا اس یونیورسٹی میں داخلہ کروانا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

"میری انمول تو میرا سر ہمیشہ فخر سے بلند کرے گی میری بہادر اور ذہین بیٹی ہے انمول "محبت سے اسے خود سے لگاتے جبار صاحب نے مان بھرے لہجے میں کہا تھا۔ انھیں انمول پر بہت فخر تھا وہ ان کی ہونہار بیٹی تھی ، اللہ نے اسے خوبصورتی اور ذہانت دونوں نعمتوں سے نوازا تھا۔

تھینک یو بابا !اور ان شاء اللہ میری طرف سے آپ کو کبھی بھی شکایت کا" کوئی موقع نہیں ملے گا۔ "اپنے بابا کے گرد بازوؤں کا گھیرا تنگ کرتے انمول نے بہت ہی مان سے ان کا مان رکھا تھا۔

میں جانتا ہوں میری جان !میری انمول کبھی بھی باپ کا سر جھکنے نہیں" دے گی۔ "اس کا ماتھا چومتے جبار صاحب نے محبت سے چور لہجے میں کہا تھا انہیں انمول بہت عزیز تھی۔

اچھا بابا کل یونیورسٹی میں میرا پہلا دن ہے اور مجھے بہت سی چیزیں بھی" لینی ہیں کیا آپ مجھے مارکیٹ تک لے جائیں گے پلیز؟ زبیر بھائی بہت منتیں "کرواتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا چلو میں ابھی لے چلتا ہوں۔ آج ویسے بھی اتوار ہے میں فارغ ہی" "ہوں۔

بہت شکریہ بابا میں ابھی ریڈی ہو کر آتی ہوں۔"

"جلدی آؤ پھر چلتے ہیں۔

اوکے بابا۔ "کچھ ہی دیر میں وہ تیار ہو کر آئی تو جبار صاحب بھی اٹھتے اس" کے ساتھ چل دیئے تھے۔

تمام مطلوبہ اشیاء لینے کے بعد ان کی واپسی شام کے وقت ہی ہوئی تھی کیونکہ واپسی پر وہ دونوں باپ بیٹی آئسکریم پارلر چلے گئے تھے۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

اگلے دن وہ بہت پرجوش تھی کیونکہ آج اس کا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔

ییلو کلر کی گھٹنوں تک آتی فراک پہنے ساتھ بلیک جینز اور بلیک ہی حجاب لیے پیروں میں وائٹ جوگرز ڈالے وہ کوئی معصوم پری ہی لگ رہی تھی۔

خوبصورت سلکی بالوں کو پونی میں قید کیا گیا تھا، ایک ہاتھ میں گھڑی تو دوسرے ہاتھ میں مختلف قسم کے بینڈز ڈالے ہوئے تھے، کندھے پر بیگ لٹکائے ایک رجسٹر ہاتھ میں پکڑے وہ اپنے اور زوبی کے مشترکہ کمرے سے

باہر نکلی تھی۔ زوبی اس وقت سو رہی تھی اور نہ ہی انمول نے اسے جگانے کی کوشش کی تھی وہ نیند کی بہت پکی تھی اور آج ویسے بھی اس کا کالج جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

خود پر ایک طائرانہ سی نگاہ ڈالتے وہ باہر کی طرف بڑھ گئی تھی۔

"السلام و علیکم ! صبح بخیر کیسے ہیں سب؟"

"وعلیکم السلام !ہم بلکل ٹھیک آپ کیسی ہیں انمول بیٹا؟"

الحمداللہ بابا بلکل ٹھیک اور ایکسائیٹڈ بھی۔"جبار صاحب نے بھی سلام کا جواب دیتے اس سے اس کی خیریت دریافت کی تھی جس کا اس نے نہایت ہی گرمجوشی سے جواب دیا تھا۔۔

"جی جی وہ تو آپ کی شکل سے ہی لگ رہا ہے۔"

ہاں نا بابا آج میرا پہلا دن ہے یہ دو سال اور بس پھر میری پڑھائی بھی" مکمل ہو جائے گی۔ اففففف سوچ کے ہی پراؤڈ سا فیل ہو رہا ہے۔ "کرسی پر

www.novelsclubb.com

بیٹھتے وہ سب ساتھ ساتھ ناشتہ بھی کر رہے تھے ، جبکہ نورین بیگم اور زبیر مزے سے ان دونوں کی باتیں سن کر لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"ویسے انمول ایک بات تو بتانا ذرا؟"

"جی جی بولیں نا زبیر بھائی۔"

یار یہ سلام تک تو ٹھیک تھا لیکن حال چال تو تم اور بابا ایسے ایک" دوسرے سے پوچھ رہے ہو کہ پتہ نہیں تم دونوں کتنے عرصے سے نہ ملے ہو۔۔۔ "زبیر نے لہجے کو ازحد سنجیدہ بناتے سوال کیا تھا ، اس کی بات پر ان دونوں باپ بیٹی نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور دونوں ہی قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

زبیر بھائی ہم نے آگے بھی بہت سی باتیں کیں ہیں وہ تو آپ کو پتہ نہیں" چلا ہمارے حال چال کو آپ پکڑ کے بیٹھے ہیں۔ "ہنسی پر ضبط کرتے وہ زبیر سے گویا ہوئی تھی۔

ہاں تو جو بات عجیب لگے گی وہی کہوں گا نا آپ دونوں ایسے ہی مخاطب ہو"

"رہے تھے ایک دوسرے سے کہ کافی عرصے بعد ملے ہوں۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے بیٹا جی اور چپ کرکے ناشتہ کریں۔ "اب کی"

بار جبار صاحب بولے تھے۔

"دیکھا ماما خود بول رہے تھے تو ٹھیک ہے میں بولوں تو خاموش ہو جاؤ۔۔۔"

ویسے یہ واقعی غلط بات ہے جبار صاحب آپ ہمیشہ انمول کو خاص پروٹوکول"

دیتے ہیں۔ "نورین بیگم نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا۔

"ارے بابا یہاں تو سارے گھر والے ہی مجھ سے جیلیس ہیں۔"

"ہممم میں بھی وہی دیکھ رہا ہوں۔"

"اچھا چلیں چھوڑیں یہ بتائیں بھابھی سو رہی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

ہاں یار اس کی طبیعت عجیب سی ہے نا اور ساری رات ٹھیک سے سو بھی" "نہیں پاتی پریگننسی کے باعث۔۔ تو اب جگانا مناسب نہیں سمجھا۔

"ہاں ٹھیک کیا۔ اچھا اب میں چلتی ہوں پھر بات ہو گی۔"

اللہ حافظ ماما ، بھائی۔ "کہتی وہ اپنے بابا کے ساتھ یونیورسٹی کے راستے کی" طرف گامزن ہو چکی تھی۔

یونیورسٹی میں پہنچتے وہ عام لڑکیوں کی طرح بلکل بھی خوفزدہ نہیں تھی اور نہ ہی کسی ہچکچاہٹ کا شکار تھی۔ وہ ایک بہت کونفیڈینٹ لڑکی تھی ، وہ انگلش ڈیپارٹمنٹ کی اسٹوڈنٹ تھی اور وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئی تھی۔

پہلا دن اس کا بہت اچھا گزرا تھا کچھ دوستیں بھی بن چکی تھی لیکن وہ کسی سے بھی حد سے زیادہ فرینک نہیں ہوتی تھی دوستی کا تعلق ایک حد تک ہی قائم کرتی تھی اور نہ ہی کبھی کسی دوست کے گھر آنا جانا رکھا تھا ، سکول ہو یا کالج وہ آف ہوتے ہی دوستوں سے تعلق بھی ختم ہو جاتا تھا ہاں موبائل پر

رابطہ ضرور رہتا تھا !وہ یونی شروع ہوتے ہی مصروف ہو چکی تھی۔ روانہ کا یونی ورک وہ ساتھ ساتھ ہی کور کر رہی تھی کہ بعد میں مسئلہ نہ ہو ، اور اس کی یہی عادت اسے کامیاب بناتی تھی۔ کیونکہ وہ آج کا کام کل پر نہیں چھوڑتی تھی انمول جبار برائٹ اسٹوڈنٹس میں سے ایک تھی۔

یونی میں جن لڑکیوں سے اس کی دوستی تھی وہ لڑکوں سے بھی دوستی رکھتی تھیں ان کے ساتھ ساتھ انمول بھی ان سے ایک حد تک رہ کر بات کر لیتی تھی ، کیونکہ یونی میں لڑکے بھی ہوتے ہیں اور یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی کہ لڑکے لڑکیاں بات نہ کریں۔۔۔

انمول خود تو ایک حد تک رہتی تھی لیکن ان لڑکوں میں موجود ایک لڑکا انمول کو عجیب سی نظروں سے دیکھتا تھا اس کا نام حماد لودھی تھا۔

www.novelsclubb.com

خود پر کسی کی نظروں کی تپش وہ بخوبی محسوس کر چکی تھی لیکن وہ نظرانداز کر جاتی تھی ، اسے تو صرف اپنی پڑھائی سے غرض تھا کسی اور چیز سے اسے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔

لیکن حماد لودھی بھی اپنے نام کا پکا تھا !وہ نہیں دیکھتی تو وہ زبردستی مواقعے پیدا کرنا تھا۔۔۔

دن یونہی گزر رہے تھے حماد انمول کی ایک ایک چیز کا خیال رکھنے لگا نوٹس فوٹو کاپی کروانے ہوں یا اسے کسی چیز کی ضرورت ہو حماد ہمیشہ اس کی مدد کرنے کو تیار رہتا تھا۔

انمول کے دل میں اس کے لیے نرم گوشہ پیدا ہونا شروع ہو چکا تھا وہ حماد کو ایک اچھا انسان سمجھتے اس پر اعتبار کرنے لگی تھی کچھ دن گزرنے کی دیر تھی ، حماد کی کیئر اب بھی ویسی ہی تھی اور اس کی کیئر دیکھتے انمول بھی اس میں دلچسپی لینا شروع کر چکی تھی۔ حماد بہت تمیز سے اس سے بات کرتا

www.novelsclubb.com

تھا اس سے ہی نہیں وہ سب لڑکیوں سے تمیز کے دائرے میں ہی رہ کر بات کرتا تھا اور اس کی یہی عادت انمول کو بہت پسند تھی۔ اس کے علاوہ وہ نماز کا پابند بھی تھا ! لیکن جو جیسا آپ کو نظر آئے وہ ویسا ہی ہو ایسا ہمیشہ نہیں ہوتا ، کچھ لوگ نمازی اور پرہیزگار ہونے کا ڈھونگ رچانے سے بھی باز نہیں آتے شاید انہیں اللہ کا خوف نہیں ہوتا یا شاید وہ نظر انداز کرتے ہیں۔حماد بہت جلد نہیں تو آہستہ آہستہ اس کے دل میں جگہ بنا چکا تھا اس کی اور انمول کی دوستی ایک حد تک ہی قائم تھی اب تو ایک سال سے اوپر ہو چکا تھا حماد نے ایسی ویسی کوئی حرکت نہیں کی تھی اور انمول بھی اس کی طرف سے مطمئن تھی کہ حماد آج کل کے لڑکوں جیسا نہیں ہے--

www.novelsclubb.com

"اپنی یہی سوچ انمول کو لے ڈوبنے والی تھی۔"

ان کی دوستی کب محبت میں بدلی؟ عادت قربت میں کب تبدیل ہوئی؟ اور" یہی قربت اسے کس قدر اذیت سے دوچار کرنے والی تھی انمول کو کچھ اندازہ نہیں ہو سکا تھا ، بے شک نامحرم یقین کرنے کے لائق ہے ہی نہیں ، "عورت کو یقین صرف اور صرف محرم رشتوں پر ہی کرنا چاہیے۔

گروہ میں وہ سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ انمول اور حماد ان سے قدرے فاصلے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

حماد اب تو فائنل پیپرز بھی ہونے والے ہیں کیوں نا گھر میں بات کر لی" جائے۔ ہم ایک دوسرے کے اتنے اچھے دوست ہیں اور آپ کا سب سے اچھا دوست آپ کا ہم سفر بن جائے اس سے بہترین تو کچھ ہو ہی نہیں "سکتا نا۔

www.novelsclubb.com

افففف دنیا کی سب سے بورنگ چیز عورت کی یہی سوچ ہے پل میں کسی" بھی بات کا رخ شادی تک لے جاتی ہے۔ "حماد لودھی نے دل میں سوچتے بظاہر اپنے تاثرات کو نارمل رکھا تھا۔

ہاں اس سے بڑھ کر تو کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ تم ایک کام کرو پہلے اپنے" والدین سے بات کر لو تاکہ میں جب اپنے گھر والوں کو بھیجوں تو کوئی مسئلہ کھڑا نہ ہو جائے ، لیکن پہلے ہمیں آرام سے ایگزامز سے فری ہو جانا "چاہیے--

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے میں پیپرز کے دوران ہی بات کر لونگی تاکہ یہیں" ! تمہیں جواب بھی دے دوں ، کیونکہ پھر تو ہمارا یونی سے آف ہو جائے گا نا "اُفف ان لمحات کو بہت یاد کرونگی میں۔

میں بھی انمول--- "اس کا ہاتھ تھامتے وہ عجیب سے لہجے میں بولا تھا" لیکن انمول نے نوٹ نہیں کیا تھا---

www.novelsclubb.com

ویسے مجھے اتنی فکر نہیں ہونی چاہیے حماد میرے بابا میری کوئی بھی بات رد "نہیں کرتے یہ بھی وہ مان جائیں گے مجھے پورا یقین ہے۔

یہ تو اچھی بات ہے پھر۔ "حماد نے جواباً کہا تھا۔"

ہاں نا مجھے پورا یقین ہے دیکھنا تم۔۔۔ "باتیں کرتے ساتھ ہی کچھ دیر میں" وہ سب کلاس کی جانب بڑھ چکے تھے کیونکہ لیکچر شروع ہونے میں کچھ ہی وقت بچا تھا۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

فائنل سمیسٹر کے پیپرز شروع ہو چکے تھے سب طلباء پڑھائی میں بری طرح مصروف تھے لیکن انمول قدرے پرسکون تھی کیونکہ اس نے سب ساتھ ساتھ ہی کور کر لیا تھا، پیپرز کے دوران اس کی حماد سے زیادہ بات نہیں ہوئی تھی کیونکہ سب ہی اپنے اپنے ایگزامز میں مصروف تھے۔

www.novelsclubb.com

کل اس کا آخری پیپر تھا اور آج سب تیاری کرنے کے بعد شام میں وہ اپنے ماما بابا کے کمرے کی طرف بڑھی تھی کہ آج ہی بات کرکے کل حماد کو جواب دے دے ، دروازہ ناک کرتے اندر داخل ہوتے ہی اس نے سلام کیا تھا اور اب اپنے بابا کے کہنے پر وہ ان کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ چکی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ بات کا آغاز کہاں سے کرے !ماں باپ کی نظریں خود پر محسوس کرتے اس پل وہ خاصی کنفیوز ہو رہی تھی ایسی بات کرتے اسے جھجھک سی ہو رہی تھی۔

بولو بھی انمول کیا بات ہے؟ کیوں اتنی پریشان ہو رہی ہو؟ کھل کر کرو جو" بات ہے۔ "جبار صاحب نے اسے کسی سوچ میں گھرا دیکھ کر بولے تھے---

www.novelsclubb.com

بابا وہ میرا ایک یونی فیلو ہے بہت اچھے اخلاق کا ہے لڑکیوں کی بہت عزت" کرتا ہے۔ ہم دونوں کافی اچھے دوست بھی ہیں اور آج تک اس نے کوئی بدتمیزی بھی نہیں کی۔ اب وہ رشتہ بھیجنا چاہ رہا ہے لیکن اس نے کہا ہے کہ

پہلے میرے گھر والے راضی ہونے چاہییں پھر ہی وہ اپنے گھر والوں کو بھیجے گا آپ چاہیں تو اس سے مل بھی سکتے ہیں۔ "انمول نے خاصے اچھے لفظوں میں حماد کا تعارف کروایا تھا تاکہ اس کے بابا منع نہ کریں۔۔

تمہاری بات ٹھیک ہے انمول لیکن میں ایسے ہی کسی غیر پر بھروسہ نہیں" کرتا اور یونی فیلو کو یونی فیلو ہی رہنے دو تو بہتر ہے۔ تمہیں ابھی انسانوں کو پرکھنے کا فن نہیں آتا۔ ہم تمہارے لیے اپنی پسند سے رشتہ ڈھونڈیں گے .جو تمہارے معیار کا ہو تمہیں کوئی پہچان نہیں ہے ان سب کی اسی لیے بہتر ہو گا آئندہ یہ موضوع ہم سب میں ڈسکس نہ ہو۔ "جبار صاحب نے دھیمے مگر سخت لہجے میں اسے بہت کچھ باور کروا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن بابا یہ کوئی غلط بات تو نہیں ہے وہ رشتہ لانا چاہ رہا ہے۔"

بس انمول !اب تم جا سکتی ہو میں نے کہا نا کہ آئندہ ہم اس موضوع پر" "کبھی بات نہیں کریں گے۔ تو بس بات ختم ہو چکی ہے تم جا سکتی ہو۔۔۔

جبار صاحب نے ہاتھ اٹھاتے اسے مزید بولنے سے منع کر دیا تھا، نورین بیگم ان سب باتوں میں خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی تھیں۔ وہ جانتی تھیں اس خاندان میں لڑکیوں کو جتنی مرضی چھوٹ دے دی جائے لیکن پسند کی شادی کی اجازت کبھی نہیں دی جا سکتی !اور انمول کبھی ماں کو بے یقینی سے دیکھتی تو کبھی باپ کو۔ آنکھوں میں بے تحاشا آنسو لیے وہ بھاگتی ہوئی وہاں سے جا چکی تھی، پیچھے جبار صاحب نے ایک نظر اپنی بیگم کو دیکھا تھا۔ ان کی نظروں میں بہت کچھ تھا۔ جسے سمجھتے نورین بیگم نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

میں اسے سمجھا دونگی آپ فکر نہ کریں آئندہ وہ ایسی بات نہیں کرے گی۔۔۔ "نورین بیگم نے شوہر کو تسلی دی تھی۔

ہممم۔۔ آئندہ کرنی بھی نہیں چاہیے۔ "بیوی کو تنبیہ کرتے وہ کروٹ بدل چکے تھے جس کا مطلب صاف تھا کہ اب وہ سونا چاہتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

صبح انمول روزانہ کی نسبت خاموش سی تھی اور آج اس کا آخری پیپر بھی تھا اس کے بعد یونی بھی آف ہو جانی تھی اور آج اسے حماد کو جواب بھی دینا تھا جو اس کے ماں باپ چاہتے ہیں وہی کرے گی وہ ، یہی کچھ وہ حماد کو بھی بتانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ بجھے دل سے ناشتہ کرتی ہمیشہ کی طرح وہ اپنے بابا کے ساتھ ہی گئی تھی۔

پیپر کے بعد اس کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ حماد کو کیسے بتائے جبکہ وہ تو جانتا تھا کہ ایسا ہی ہونے والا ہے۔

"کیسی ہو انمول؟"

www.novelsclubb.com

جس لمحے سے وہ کترا رہی تھی وہی آ چکا تھا حماد نے اسے پیچھے سے آواز دی تھی۔ اس نے زور سے اپنی آنکھیں میچ کے ایک سانس ہوا کے سپرد کی تھی اور اپنے چہرے کو نارمل کرتی وہ اس کی طرف پلٹی تھی۔

"میں ٹھیک ہو حماد الحمداللہ تم کیسے ہو؟"

"میں بھی ٹھیک ! خیریت ہے آج تم کچھ اداس سی لگ رہی ہو؟"

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بس آج آخری دن ہے نا اس یونی میں تو"

"دل اداس تھا۔

"ہاں یہ تو ہے لیکن مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ وجہ کچھ اور بھی ہے؟"

کھوجتی نظروں سے اسے دیکھتے وہ بولا تھا۔

"ہاں مجھے ایک بات بھی بتانی تھی تمہیں---"

ہاں بولو نا۔ بلکہ رکو یہاں کافی لوگ ہیں ہم ایک سائیڈ پر جا کر بات کر لیتے"

ہیں۔ "یہ کہتے وہ اسے یونی کے قدرے سنسان راستے پر لے گیا تھا اور انمول

اس کے ارادے کو جانے بغیر اس طرف چل دی تھی۔

عورت جس پر اعتبار کرتی ہے تو دل و جان سے کرتی ہے کہ اس کی کسی بھی

خامی یا مشکوک بات کو خاطر میں نہیں لاتی !اسے پتہ چلتا بھی کیسے حماد

www.novelsclubb.com

ایک بہت بڑا فنکار تھا اس نے تو انمول کو بھنک بھی نہ پڑنے دی تھی ، اور یہیں سے انمول کی اذیت بھری زندگی کا آغاز ہونے والا تھا۔۔۔

"اور میں اپنے ماما بابا کے فیصلے سے راضی ہوں حماد اور راضی کیسے نہ ہوں! بیٹیاں ہی تو ماں باپ کی لاج رکھتی ہیں ان کو بہت مان ہوتا ہے اپنی بیٹیوں پر اور میں وہ مان نہیں توڑ سکتی۔" ساری بات حماد کے گوش گزار کرتے آخر میں انمول بولی تھی۔ نظریں اب تک زمین پر کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھنے میں مصروف تھیں۔

"میں تو پہلے ہی جانتا تھا انمول تمہارے گھر والے نہیں مانیں گے اسی میں ہی کوئی بہتری ہوگی۔" انمول کے ہاتھوں کو تھامتے حماد بولا تھا۔

"ہمم اسی میں ہی کوئی بہتری ہوگی۔"

حماد کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا کہ اسے کچھ بھی محنت نہ کرنی پڑی تھی سب کچھ خود ہی سیدھا ہوتا چلا گیا تھا! لیکن بظاہر وہ تاثرات کو نارمل رکھے

ہوئے تھا !اس کے بعد حماد نے اسے باتوں میں ایسا الجھائے رکھا تھا کہ اسے وقت کا احساس ہی نہ ہوا۔

اچھا اب میں چلتی ہوں حماد کافی وقت ہو گیا ہے مجھے لینے آنے ہی والے "ہونگے۔۔۔"

ارے کہاں گم ہو ڈرالنگ؟ یونی تو پوری کی پوری خالی ہو چکی ہے !اور تمہیں" جو لینے آئے تھے انہیں چوکیدار صاحب کہہ چکے ہیں کہ تم کسی لڑکے کے ساتھ یہاں سے جا چکی ہو۔ "اٹھ کر اس کے سامنے کھڑے ہوتے حماد نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

اور انمول بے یقینی سے بس اسے ہی دیکھے جا رہی تھی جیسے یقین کر رہی ہو کہ یہ حماد ہی ہے جس نے اس کے لیے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا !میرے بابا کیا سوچیں گے میرے بارے میں ہٹو مجھے جانے دو یہاں سے میں انہیں بتا دونگی کہ چوکیدار انکل کو کوئی غلط فہمی ہوئی تھی---"

"ارے انمول ڈارلنگ صبر کرو گھر بھی چلی جانا۔ پہلے میں تمہارے ساتھ کچھ حسین پل تو گزار لوں---" وہ باہر کی جانب بھاگنے لگی ہی تھی کہ حماد اسے شانوں سے پکڑتے خباثت سے بولا تھا۔

انمول نے ارد گرد نگاہ دوڑائی تھی وہ یونی کا سنسان حصہ تھا اس نے تو پہلے غور ہی نہیں کیا تھا۔

"ہٹو ذلیل انسان !ہٹو میرے راستے سے جانے دو مجھے یہاں سے ٹھیک کہہ رہے تھے میرے بابا کہ مجھے ابھی انسانوں کو پرکھنے کا ہنر نہیں آتا !اگر آتا ہوتا تو تمہارا مکروہ چہرہ جاننے میں مجھے ذرا بھی دیر نہ لگتی لیکن ابھی بھی کچھ نہیں

بگڑا میں بابا کو منا لونگی وہ مان جائیں گے میری بات !انہیں یقین ہے مجھ پر وہ کچھ نہیں کہیں گے۔ "آنکھوں سے آنسو خود ہی چھلک پڑے تھے۔

یہ کیا بابا بابا کی مالا جھپ لی ہے تم نے !کہیں نہیں جا رہی تم سمجھی اور" یہ میلو ڈرامہ بند کرو اور یہاں چیخنے چلانے کی غلطی بلکل مت کرنا ، یہاں کوئی نہیں آئے گا تمہاری مدد کرنے اور جو یہاں موجود ہیں وہ میرے وفادار "ہیں۔۔۔

تم ایسا نہیں کر سکتے حماد !اور کچھ نہیں تو دوستی کے ناطے ہی مجھے" جانے دو ، دوستی تو بہت انمول رشتہ ہوتا ہے نا میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں میرے باپ بھائی کی کیا عزت رہ جائے گی؟ لوگ انہیں کہیں کا نہیں "چھوڑیں گے پلیز مجھے جانے دو۔

www.novelsclubb.com

"ہاہاہاہاہاہاہا !کونسی دوستی یار اور کچھ نہیں کہیں گے لوگ ،کہتے بھی ہیں تو کہنے دو !کل صبح میں خود تمہیں تمہارے گھر چھوڑ کر آؤں گا۔ "اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے وہ انمول کو اس پل انسان نہیں کوئی بھیڑیا لگا تھا۔

"کیا تم نہیں جانتے کہ ایک لڑکی اگر ساری رات گھر سے باہر رہے تو اس کا کیا مطلب نکالتی ہے دنیا؟

پلیز جانے دو حماد پلیز "!وہ چیخ چیخ کر ہاتھ جوڑے حماد سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی لیکن اس پر تو اس پل حیوانیت سوار تھی ، چٹکی بجاتے اس نے اپنے دوست کو بلایا تھا جو ہاتھ میں رومال لیے حماد کی طرف بڑھا تھا انمول کے ایک بازو کو مڑور کر کمر پر لگاتے حماد نے اس کی پیٹھ کو اپنے ساتھ لگایا تھا اور نشہ آور رومال اس کی ناک پر رکھا تھا کہ کچھ پل مچلنے کے بعد وہ بے ہوش ہو کر زمین پر منہ کے بل گری تھی !اس کا چہرہ ایک طرف سے زمین

www.novelsclubb.com

پر لگا تھا تو دوسرا ایک سائیڈ سے نظر آرہا تھا بال سارے بے ترتیب ہو چکے تھے لباس مٹی آلود ہو چکا تھا۔۔۔

ہوگیا کام !چل عدیل اس کو اٹھا کر گاڑی میں لیٹا دیتے ہیں ، اور تو ڈرائیو" کر کے اپنے اپارٹمنٹ لے چل صبح اس کو اس کے گھر چھوڑ دینگے۔ "چوکیدار کو پیسے دے کر وہ خرید چکے تھے ، عدیل نے اپنے اپارٹمنٹ کے باہر گاڑی روکی تھی جہاں وہ اکیلا رہتا تھا لیکن اس وقت وہ پانچ سے چھ دوست وہاں موجود تھے اور وہ سارے دوست نشے کے عادی تھے ، انمول کو ایک کمرے میں لا کر پٹختے حماد نے دروازہ بند کیا تھا۔

بے ہوشی کی حالت میں ہی انمول کی عزت کو اس نے نشانہ بنایا تھا !ایک احسان جو انمول جبار پر حماد لودھی نے کیا تھا وہ یہ تھا کہ اس نے اپنے دوستوں کو اسے نوچنے کی اجازت نہیں دی تھی ، خود پر اعتبار کرنے کی اس نے انمول کو اتنی بڑی سزا دی تھی کہ انمول کسی کو منہ دکھانے تک کے

www.novelsclubb.com

قابل نہیں رہی تھی !انمول کے کردار کو وہ داغدار کر چکا تھا لیکن انمول ان سب سے انجان بے ہوشی کے سمندر میں غرق تھی۔

"کاش وہ بے ہوشی سے کبھی اٹھتی ہی نا کاش اس کا رب اسے وہیں موت دے دیتا !کم از کم وہ اس اذیت بھری زندگی ، لوگوں کے طعنوں اور مزید فریبوں سے تو بچ جاتی !لیکن انمول جبار کے لیے تو زندگی کڑے امتحان لیے کھڑی تھی"۔۔۔

صبح انمول کو ہوش آیا تو اس کا جسم شدید اکڑ کا شکار تھا کپڑے بے ترتیب تھے خود کی حالت کو سمجھنے اور سب کچھ یاد آنے میں اسے کچھ وقت لگا تھا ، اور سب یاد آتے ہی وہ اپنے بالوں کو نوچتے ہوئے چیخ رہی تھی۔

"تم مجھے اتنی بڑی سزا نہیں دے سکتے حماد لودھی !اتنا سب تو دشمن بھی نہیں کرتا جتنا تم نے دوست بن کر میرے ساتھ کیا ہے !تم نے تو دوستی کے حسین رشتے پر سے میرا یقین ہی ختم کر دیا ہے تم اتنا گر جاؤ گے یہ

www.novelsclubb.com

میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا ، کیا ملا تمہیں مجھے بدنام کر کے بتاؤ کیوں کیا تم نے ایسا؟ مجھے میرے سوالوں کے جواب دو بزدل انسان !جو میری بے ہوشی کی حالت کا تم نے ناجائز فائدہ اٹھایا ، مرد بن کر دکھاتے نا پھر دیکھتی میں تمہیں ایک لڑکی سے ہی ڈر گئے تم تو۔ "خود کی حالت کو سوچتے اسے خود سے ہی گھن آ رہی تھی حماد اس کے سامنے نہیں تھا لیکن وہ چیخ چیخ کر اپنے ساتھ ہوئی زیادتی کے جواب مانگ رہی تھی۔

حماد کی آنکھ اس کے چیخنے چلانے سے کھل چکی تھی یہ تقریبا صبح گیارہ بجے کا وقت تھا حماد نے اتنا زیادہ نشہ نہیں کیا تھا جس کے باعث اس چیخ و پکار سے وہ جاگ چکا تھا لیکن اس کے باقی دوست نشے کی حالت میں دھت پڑے تھے ، ایک دم سے اُٹھتے وہ اس کمرے کی جانب بڑھا تھا جہاں اس نے انمول کو بند کیا ہوا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوگیا پاگل لڑکی اتنا اونچا بھی چیختا ہے کوئی؟ ساری نیند کا بیڑا غرق کر دیا" "ہے تمہارے اس شور نے---

"واہ حماد لودھی واہ! کسی کی عزت کی دھجیاں اڑا کے تم کہتے ہو وہ چلائے بھی نا؟ کیا اتنے سنگدل ہو تم؟ کسی کی عزت کی پرواہ نہیں ہے تمہیں جو تم نے میری عزت کو نشانہ بنایا۔ کیوں ایسا کیا؟ مجھے میرا قصور بتاؤ آخر کس بات کی تم نے مجھے اتنی بڑی سزا دی ہے؟ کسی کو منہ دکھانے تک کے قابل نہیں چھوڑا مجھے۔ اس معاشرہ میں کیسے سر اٹھا کے جیوں گی میں؟ "حماد کے غصے سے دھاڑنے پر خوفزدہ ہونے کی بجائے انمول نے اس کا گریبان پکڑتے پوچھا تھا! اس کی عزت تو تار تار کر چکا تھا وہ اب باقی بچا ہی کیا تھا اس کے پاس جو وہ خوفزدہ ہوتی---

www.novelsclubb.com

"مجھ پر یقین کرنے کی سزا دی ہے میں نے تمہیں انمول جبار، بہت غرور تھا نا تمہارے گھر والوں کو تم پر! اب میں دیکھتا ہوں وہ مان وہ غرور جو

تمہارے باپ بھائی کو تھا تم پر وہ باقی رہے گا یا نہیں ، جب میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ کے آؤں گا۔ یہی تو مشن ہوتا ہے ہم دوستوں کا لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنسانا اور ان کی عزت کو مٹی میں ملا دینا !ویسے تو ہم ایسی لڑکیوں کو آگے فروخت کر دیتے ہیں لیکن میں تمہیں آگے نہیں بھیجوں گا میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ انمول جبار کا باپ اور بھائی جو اس پر اندھا اعتبار کرتے ہیں وہ اب تمہارے ساتھ کیا کرینگے ، بس وہی تماشہ دیکھنے کے لیے میں اپنا نقصان کرونگا تمہیں فروخت نہ کر کے !اب چلو میں تمہیں تمہارے گھر پھینک کر آؤں۔۔۔ "انسانیت کی ساری حدود پار کرتے حماد لودھی اب انمول کو گھسیٹتے باہر کی جانب لایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور انمول اس کا اتنا زہریلا رویہ دیکھتے سن سی ہو کر رہ گئی تھی !اپنے باپ بھائی کا سوچتے اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہو گئے تھے ، وہ بنا پلک جھپکے غائب دماغی سے حماد کو دیکھ رہی تھی آنسو اب بھی بہہ کر اس کے

گال بھگو رہے تھے۔ اس کے کھینچنے پر بھی اس نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا کب وہ گاڑی میں بیٹھی اور کب وہ اپنے گھر پہنچی اسے کوئی علم نہیں ہوا تھا ، اس کا دماغ اسی نہج پر آکر کام کرنا چھوڑ چکا تھا کہ اتنے چاہنے والے باپ بھائی کی عزت کو پل میں مٹی میں ملا چکا تھا وہ شخص وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ میں نے اس پر بھروسہ کیا میں نے اس سے محبت کی اور دوستی؟ یہ رشتہ بھی تو تھا ہمارے درمیان سب رشتوں کو پس پشت ڈالے صرف ایک احساس کو اس نے خود پر حاوی کیا تھا ہوس !اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے حماد جیسے مرد نے اس کی عزت کو مٹی میں ملا دیا تھا اسے نیچا دکھانے کے لیے کہ تم جو ہر وقت باپ بھائی کی رٹ لگاتی ہو تو اب دیکھتا ہوں وہ کیا کریں گے؟ کیا کوئی اتنی نیچ سوچ بھی رکھتا ہے؟

خود پر یقین کرنے کی سزا کے بدلے حماد لودھی نے زندگی بھر کی اذیت اسے تحفے میں دی تھی اور اس تحفے کو قبول کرنے کے علاوہ اس کے پاس کوئی

دوسرا راستہ نہیں تھا ، زندگی آگے کون سا موڑ مڑنے والی تھی اس کے بارے میں اسے کچھ معلوم نہیں تھا۔ لیکن اتنا وہ جانتی تھی کہ ہمدانی ہاؤس میں "انمول جبار" کے بھاگنے کی خبر ملتے ہی وہاں کوئی کہرام ہی برپا ہوا ہو گا اور وہ کہرام کب تھمنے والا تھا اس کا اندازہ کسی کو نہیں تھا۔۔۔

یا شاید اب ساری زندگی یہ سب کچھ انمول کو بھگتنا ہو گا۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

اتنی بڑی غلطی میری بیٹی کر بھی کیسے سکتی ہے نورین۔ میرے لاڈ پیار کا یہ" فائدہ اٹھایا ہے انمول نے؟ میں اسے کچھ نہیں کہتا اس کی ہر بات پوری کی اور اس نے میری ہی عزت کو خاک میں ملا دیا۔۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ انمول یہ قدم اٹھائے گی تو خدا کی قسم میں اسے اسی لڑکے کے ساتھ بیاہ دیتا کم از کم میں خاندان والوں کو منہ دکھانے کے قابل تو رہتا !اب کیا منہ دکھاؤں گا اپنے خاندان والوں کو اپنے بزنس گولیگز کو؟ وہ لوگ تو ایک موقع نہیں جانے دیتے

www.novelsclubb.com

جبار ہمدانی کو نیچا دکھانے کا اور انمول نے انہیں اتنا بڑا اور سنگین موقع فراہم کیا ہے۔۔۔ "شام کو ہی انہیں زبیر نے بتایا تھا کہ چوکیدار کے کہنے کے مطابق انمول کسی لڑکے کے ساتھ یہاں سے جا چکی ہے اور ساری یونی بھی خالی تھی ، تب سے اب تک وہ غصے سے بھپرے ہوئے تھے یہاں سے وہاں ٹہلتے جبار صاحب مسلسل غصے سے کچھ نہ کچھ بول ہی رہے تھے رات سے صبح ہو گئی تھی لیکن ان کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا نیند کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا ، ان کی عزت یوں سر عام نیلام ہو رہی ہو اور وہ سکون سے سو جاتے؟ ان کا ظرف یہ گوارا نہیں کر رہا تھا۔

نورین بیگم محض ان کی ہاں میں ہاں ملا رہیں تھیں اس کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتیں تھیں؟ البتہ رابیل ان کے گھر کی ساری خبریں اپنے میکے تک پہنچا چکی تھی اور اس کے میکے تک بات پہنچی نہیں کہ صبح تک سارے خاندان

www.novelsclubb.com

میں یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیلی تھی رشتے داروں کو توگوسپز کا نیا موضوع مل چکا تھا۔

! کھڑی ناک والے جبار ہمدانی کو ذلیل کرنے کا موقع ان کے ہاتھ آ چکا تھا اتنا وقت بھی نہ گزرا تھا کہ سب کے فون بھی آنا شروع ہو چکے تھے ، لیکن کسی کا بھی کوئی فون انہوں نے پک نہیں کیا تھا۔ اپنی عزت پر بات آتے ہی وہ بھپڑے شیر کی طرح دھاڑ رہے تھے۔

ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ انمول کو کہیں سے بھی ڈھونڈ کر خود اپنے ہاتھوں سے مار دیں ابھی مزید کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ انمول ان کے گھر کے باہر حماد لودھی کے ہمراہ موجود تھی سب سے پہلے زبیر کی نظر اس پر پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہاں قدم رکھنے کی؟ نکل جاؤ ہمارے گھر سے؟" اب تمہارے لیے کوئی جگہ اس گھر میں باقی نہیں ہے۔ مر چکی ہو تم

! ہمارے لیے--- "زبیر ہمدانی کی دھاڑ پر جبار ہمدانی نے نظر اٹھا کر دیکھا تھا
، اور ان کی آنکھوں میں کیا کچھ نہیں دیکھا تھا انمول نے !اپنا مان ، یقین
محبت سب کچھ ٹوٹنے کی کرچیاں اسے اپنے باپ کی آنکھوں میں نظر آئیں
تھیں ، جو آنسو کچھ پل کو تھمے تھے وہ پھر سے بہنا شروع ہو چکے تھے ماں
اس کو ایک نظر دیکھتے ہی اس کی حالت جان چکی تھیں ، اور بھائی کی باتوں
سے اسے اس پل کوئی غرض نہیں تھی اچانک سے بھاگتے ہوئے وہ اپنے
باپ کے قدموں میں گری تھی۔

بابا !بابا آپ کو تو یقین ہے نا اپنی انمول پر !آپ تو مجھ پر یقین کرتے ہیں"
نا میں کچھ غلط نہیں کروں گی ، آپ کی عزت کا خیال ہے مجھے بابا آپ تو میرا
! یقین کر لیں نا پلیز میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھ پر یقین کریں نا
آپ کی خاموشی میری جان نکال رہی ہے کچھ تو بولیں ، میں آپ کی بے
یقینی بلکل بھی برداشت نہیں کر سکتی آپ تو میری ڈھال ہیں بابا پلیز مجھ

www.novelsclubb.com

سے یوں رخ نہ موڑیں ، کچھ تو بولیں بابا کچھ تو بولیں۔۔۔ "ان کے قدموں میں بیٹھی بولتے بولتے وہ ہچکیوں سے رونا شروع ہو چکی تھی ، صرف اس کا باپ اس پر اعتماد کر لے باقی کسی کی اسے کوئی پرواہ نہیں تھی لیکن وہ تو کچھ بول ہی نہیں رہے تھے۔

"اے لڑکے !اسے لے کر چلے جاؤ یہاں سے ! کچھ نہیں لگتی یہ ہماری۔"

اب تک وہ جو خاموش بیٹھے تھے ایک دم سے اٹھتے انمول کے ہاتھ کو جھٹکتے جبار صاحب بولے نہیں دھاڑے تھے۔

حماد جو سینے پر ہاتھ باندھے نہایت ہی مطمئن انداز میں یہ تماشہ دیکھ رہا تھا ان کے مخاطب کرنے پر متوجہ ہوا تھا ، روح کو ایک تسکین سی ملی تھی۔۔

انکل میں کیوں اسے لے کر جاؤں یہاں سے ؟ ایسی لڑکی کو کون رکھے گا" اپنے ساتھ جو ایک پل میں میرے ساتھ چلنے کو راضی ہو گئی تھی۔ پتہ نہیں

www.novelsclubb.com

پہلے کس کس کے ساتھ۔۔۔ "ابھی اس کی بات پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ زبیر نے اسے گریبان سے پکڑتے ایک زوردار طمانچہ اس کے منہ پر مارا تھا۔

بکواس بند کرو اپنی اور بابا جیسا کہہ رہے ہیں ویسا کرو۔ اب جب تمہارے نام" سے وہ بدنام ہو ہی چکی ہے تو بہتر ہے ایک حلال رشتہ بناتے اپنی زندگی گزارو ، اور ہم کچھ بول نہیں رہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمہاری کوئی غلطی "نہیں ہو گی۔

ہاں تو میں بھی جا رہا ہوں لیکن کسی کے ساتھ نہیں !اکیلا ہی جاؤں گا" میں ، سنبھالو اپنی اس بہن کو !خود کی بہن سنبھالی نہیں جاتی اور آ جاتے ہیں دوسروں پر رعب جمانے۔۔۔ "حماد لودھی کہتا وہاں سے تن فن کرتا جا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

بابا یہ جھوٹ بول رہا تھا میں نے کچھ نہیں کیا یہ مجھے بے ہوشی کی حالت" میں لے کر گیا تھا !آپ جانتے ہیں نا میں ایسا کچھ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ "پھر سے ان کے ہاتھ تھامتی وہ فریاد کر رہی تھی۔

خاموش ہو جاؤ انمول !اب ایک لفظ بھی اپنی زبان سے مت نکالنا یہ نہ ہو" کہ میں تمہارے لیے بہت غلط الفاظ استعمال کر جاؤں ! اور زبیر آج کل میں کوئی رشتہ دیکھو اس کے لیے اور چلتا کرو اس کو یہاں سے ایسی بے عزتی ہم قصعاً افورڈ نہیں کر سکتے۔۔ "کہتے وہ رکے نہیں تھے بلکہ غصے سے اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھا چکے تھے۔

ابھی وہ اپنی ماں کی طرف بڑھتی کہ وہ بھی اسے نظرانداز کرتیں اپنے شوہر کے پیچھے چلی گئیں تھیں ، زبیر بھی ایک افسوس بھری نگاہ اس پر ڈالتا گھر کا داخلی دروازہ عبور کر گیا تھا۔ ان سب کے درمیان کھڑی زوبیہ خاموشی سے کبھی ایک کو دیکھتی تو کبھی دوسرے کو !سب کے جانے پر وہ بھی انمول

www.novelsclubb.com

سے بات کیے بغیر وہاں سے چلی گئی تھی۔ ہاں ایک فرد تھا اس گھر میں جس نے اوپر سے ہی اس ڈرامے کو انجوائے کیا تھا اور وہ فرد تھی رابیل زبیر سب کے جاتے ہی وہ بھی منظر سے غائب ہو چکی تھی---

اپنے اس بڑے سے گھر میں وہ اکیلی کھڑی رہ گئی تھی ارد گرد نگاہ دوڑاتے ، ڈبڈبائی آنکھوں سے وہ سب کے بند کمروں کو دیکھتی اپنے کمرے میں گئی تھی آنکھیں بند کرتے اس نے اپنے آنسوؤں کو بہنے دیا تھا---

ایک غیر محرم سے محبت کرنے کی اس نے اتنی بڑی سزا پائی تھی محبت" نے اسے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔ ذلالت اور رسوائی صرف اور صرف انمول ، جبار کے حصے میں آئی تھی ، مرد اتنا بڑا گناہ کرنے کے بعد بھی بے گناہ تھا اور عورت بنا کسی گناہ کے بھی گناہگار ثابت ہو چکی تھی !مرد سے کوئی سوال نہیں کرتا ، اور عورت کی کوئی صفائی بھی نہیں سنتا !کیوں یہ معاشرہ ہمیشہ مرد کو بے گناہ اور عورت کو گناہگار سمجھتا ہے؟ اس سوال کو ہمیشہ یہ

www.novelsclubb.com

معاشرہ نظر انداز کر دیتا ہے !بس یہی کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ مرد ہے وہ کر سکتا ہے اور تم عورت ہو تم نہیں کر سکتی !تمہاری غلطی ہے یا نہیں لیکن ، اب تمہیں سننا ہی ہوگا ، اب یہ رسوائی ساری زندگی تمہیں ہی بھگتنی ہوگی

کیا عورت انسان نہیں ہوتی؟ یا عورت کے کوئی احساسات نہیں ہوتے؟

عورت ہو تو بس تمہیں سب کی ماننی ہوگی۔ کیا عورت کا دل نہیں ہوتا؟ یا پھر اس کی کوئی خواہشات نہیں ہوتیں؟ "زوبی اس کے چہرہ کو بغور دیکھ رہی تھی بہت کرب اور اذیت نظر آئی تھی اسے انمول کے چہرے پر۔

وہ زمین پر بیٹھتی ہی چلی گئی تھی۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ دھاڑیں مار مار کر روئے لیکن اپنے آنسوؤں کا گلہ گھونٹتے وہ اپنے مستقبل کا سوچ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایسے ہی کیسے بابا مجھے کسی کے ساتھ بھی بیاہ سکتے ہی؟ وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ "خود کی آنے والی زندگی کو سوچتے نا جانے کتنا وقت گزر چکا تھا ، ارد گرد نگاہ دوڑاتے اس نے اپنے لیے ایک صاف جوڑا نکالا تھا عصر

کا وقت نکلا جا رہا تھا فریش ہوتے اس نے نماز ادا کی تھی ، نماز ادا کرنے کے بعد وہ بیٹھی ہوئی تھی جب حاجرہ اماں اس کے پاس آئیں تھیں۔

"کیسی ہے میری بچی؟"

کیسی ہونگی اماں جی؟ "سوال کے بدلے سوال آیا تھا۔"

"تو فکر نہ کر سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

آپ کو یقین ہے مجھ پر؟ "اس نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔"

خود سے بھی زیادہ میری جان۔۔۔ "اور ان کا اتنا کہنے کی دیر تھی کہ انمول ان کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی ، زوبی کمرے سے جا چکی تھی۔

"میں نے کچھ نہیں کیا اماں جی وہ لڑکا مجھے بے ہوش کر کے لے گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

میں جانتی ہو انمول ! مجھے صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے میری انمول"
"ایسی غلطی کر ہی نہیں سکتی۔۔

شکر ہے آپ کو تو مجھ پر یقین ہے ورنہ تو کوئی میری بات سننے کو ہی تیار"
"نہیں ہے۔

تیری حالت ٹھیک نہیں ہے انمول بخار بھی ہو رہا ہے ! بہت برا کیا اس"
کمینے انسان نے تیرے ساتھ ، اللہ اسے غارت کرے ، کسی کی عزت اجاڑتے
ایک لمحہ نہیں لگاتے ایسے ذلیل انسان ! لیکن تو فکر نہ کر وہ رب بہتر
انصاف کرنے والا ہے ، تیرا بدلہ وہ اس شخص سے ضرور لے گا۔ اللہ تجھے
صبر دے ! آمین۔ "حاجرہ اماں جو اس کی حالت کا زوبی سے سن چکیں تھیں
فورا سے اس کے پاس آئیں تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اماں جی کیا کروں گی میں اس ذلالت بھری زندگی کا؟ سہی کرتی ہیں وہ"
! لڑکیاں جو حرام موت کو گلے لگاتے ساری اذیتوں سے چھٹکارا پا لیتی ہیں
"گھٹ گھٹ کر جینے سے بہتر ہے بندہ ایک ہی بار مر جائے---

نہ میری بچی ایسا نہیں کہتے !وہ لڑکیاں زندگی کی اذیت سے تو بچ جاتی ہیں"
لیکن آخرت کی اذیت؟ اس کا کیا؟ ایسے بندوں سے رب ناراض ہو جاتا ہے
، جو حرام موت کو گلے لگا لیتے ہیں

تو اپنے لیے دعا کر کہ رب تجھے صبر عطا کرے !لوگ تو بولتے رہیں گے تو ان
"کی باتوں کی پرواہ نہ کر اس رب کو راضی کر بس !زندگی سہل ہو جائے گی۔

ہممم !لیکن مجھ جیسی لڑکی کو اپنائے گا کون؟ ایک ایسی لڑکی جس پر بدکردار"
کا لیبل لگ چکا ہو اسے کون اپنے گھر کی ذینت بنائے گا؟ کسی مرد کا اتنا
ظرف نہیں ہوتا اماں جی کہ ایسی لڑکی کو اپنائے !جو بھی ہے اب یہی سچ
ہے مجھے گھر والوں کی نفرت کے ساتھ ساتھ اس انسان کی نفرت کو بھی

جھیلنا ہو گا جس سے بابا میری شادی کر دینگے ، میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ میرے ساتھ ایسا ہو جائے گا !ابھی تو بہت کچھ کرنا تھا زندگی میں اور کہاں میرے ساتھ یہ سب ہو گیا، کوئی کہے گا کہ اتنی پر اعتماد لڑکی کے ساتھ ایسا ہو جائے گا؟؟؟ "آنسو بہاتے اماں جی کے ہاتھوں کو تھامتے وہ بہت ہولے سے بول رہی تھی !لہجہ جذبات سے عاری تھا دل خون کے آنسو رو رہا تھا--

کیا سے کیا ہو کر رہ گئی تھی انمول جبار کی زندگی !کل تک وہ سب کی لاڈلی تھی اور آج کوئی اسے نظر بھر کر دیکھ بھی نہیں رہا تھا---

"کچھ نہیں ہو گا اللہ پاک تیرے نصیب اچھے کرے ، اور یہ لے کچھ کھا لے میں تیرے لیے کھانا بھی لائی تھی باتوں میں بھول ہی گئی۔ "نوالہ بناتے وہ اس کے منہ کے قریب لے گئیں تھیں جسے اس نے کھانے سے انکار کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اماں جی میرا دل نہیں ہے اور نہ ہی مجھے اس وقت کچھ کھانے کا دل چاہ رہا ہے---"

"کھائے گی نہیں تو دوا کیسے لے گی؟"

نہیں لینی کوئی دوائی بھی خیر ہے خود ہی ٹھیک ہو جاؤں گی ، مر نہیں گئی ابھی زندہ ہوں اور کچھ دن بھوکی بھی رہ جاؤں گی نا تو بھی زندہ ہی رہوں گی دیکھ لیجیئے گا۔ "کہتی وہ کروٹ بدل چکی تھی اب اماں جی کے سامنے اس کی پیٹھ تھی اور وہ اپنے آنسوؤں کا گلہ گھونٹنے میں مصروف تھی لیکن حاجرہ اماں جانتی تھیں کہ وہ رو رہی ہے اس سے کچھ بھی کہے بنا وہ اس کے کمرے سے جا چکیں تھی ، کچھ یاد آتے ان کے آنکھ کے کنارے بھی بھیگ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

دروازہ بند ہونے کی آواز سنتے ہی انمول کھل کے روئی تھی آنسوؤں کو اب کی بار اس نے بہنے دیا تھا آنسو تھے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے اس کے دل میں بار بار ہول اٹھ رہے تھے ، ناجانے ایسا کیا ہونے والا تھا۔

کہیں کا نہیں چھوڑا تم نے مجھے !کہیں کا بھی نہیں اللہ پوچھے گا تم سے" حماد لودھی ، مجھے بے سکون کرتے تم بھی کبھی سکون سے نہیں رہو گے حد سے زیادہ مبالغہ آرائی بھی دھوکے کی علامت ہوتی ہے !تم مجھے نامحرم! سے بچنے کا کہتے تھے ایسے جیسے تم سے نیک کوئی ہے ہی نہیں لیکن میں سمجھ ہی نہ پائی تم بھی تو ایک نامحرم ہی تھے نا تم کونسا میرے عزیز نکلے؟ اتنا بڑا فریب دیا ہے تم نے مجھے کہ میں کبھی کسی پر یقین کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی !تمہاری کچھ وقت کی ہوس نے میری ساری زندگی ایک سوالیہ نشان بنا کے رکھ دی ہے ، اب لوگوں کی نظریں مجھے ایک بدکردار لڑکی کے روپ میں دیکھیں گی جگہ جگہ ہوس پرست مرد گھات لگائے بیٹھے ہیں

www.novelsclubb.com

کون انہیں بتائے گا کہ انمول جبار ایسی نہیں ہے؟ تم تو خود مجھ پر ایک اور الزام لگا کے یہاں سے گئے ہو کہ پتہ نہیں کس کس سے تعلقات ہونگے میرے !اس حد تک بھی کوئی گر سکتا ہے؟ میرے کردار کی گواہی دنیا نہیں وہ رب دے گا جو بہت مہربان ہے !وہ اپنے بندے کے ساتھ کبھی بھی کچھ غلط ہونے نہیں دیتا۔۔۔ "آنسو بہاتے بے آواز اس حیوان سے مخاطب ہوتے انمول جبار کب نیند کی وادیوں میں کھو گئی اسے پتہ ہی نہ چلا۔۔۔

کچھ گھنٹے وہ سوئی تھی کہ زور سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی ، ایک دم ہڑبڑا کے وہ اٹھ بیٹھی تھی اس کے ساتھ بیٹھی زوبیہ بھی حیران ہو گئی تھی !یہ زبیر ہمدانی تھا جو انمول کو نیچے آنے کا کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

انمول جبار کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا وہ سن ہوتے دماغ سے بھائی کی بات سن رہی تھی جو اسے کہہ رہا تھا کہ نیچے آؤ تمہارے نکاح کا انتظام ہو چکا

ہے !گویا اس پر احسان جتا رہا ہو کہ تمہارا نکاح کروا رہے ہیں ، ناجانے وہ کہاں سے لڑکا پکڑ کر لایا تھا جس سے وہ انمول کا نکاح کروانے والا تھا۔

عمیر نامی وہ لڑکا جو زبیر کا دور کا کوئی جاننے والا تھا اس کے ساتھ انہوں نے انمول جبار کو رخصت کر دیا تھا۔ غائب دماغی سے اس نے نکاح کی ہامی بھرتے کپکپاتے ہاتھوں سے سائن کیے تھے۔

انہوں نے تو یہ جاننے کی کوشش بھی نہ کی تھی کہ وہ لڑکا کیسا ہے اس کا کردار کیسا ہے۔۔ رخصتی کے وقت کوئی اس سے نہ ملا تھا صرف حاجرہ اماں ہی تھیں جنہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے اسے خود سے لگاتے ڈھیروں دعائیں دی تھیں ، اس کے علاوہ وہ کر ہی کیا سکتیں تھیں جب "قسمت میں ہی دکھ لکھا جا چکا ہو ، تو دوسرا انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

www.novelsclubb.com

عمیر کا گھر دو کمروں پر مشتمل تھا گھر میں اس کے علاوہ شاید کوئی نہیں رہتا تھا گھر بکھرا ہوا تھا اور انمول کمرے میں بیڈ پر بیٹھی اپنی قسمت پر یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی ، کیا یہ جبار ہمدانی کی بیٹی کا نصیب ہے؟ وہ جبار ہمدانی جسے اپنی اولاد پر غرور تھا ، لیکن آپ کی تقدیر کا فیصلہ امیری غریبی نہیں بلکہ وہ ذات کرتی ہے جو سب سے بے نیاز ہے۔

عمیر نشے کا عادی تھا اس کی سب خامیوں کو پس پشت ڈالے زبیر نے اسے اپنی بہن سے نکاح کرنے کو کہا تھا بدلے میں اسے کچھ دنوں میں گاڑی اور ایک فلیٹ مل جانا تھا !اپنی قسمت پر تو عمیر کو رشک ہو رہا تھا ، بیٹھے بٹھائے اس کی لاٹری نکل آئی تھی فورا سے نکاح کی ہامی بھرتے وہ اس کے ہمراہ ہمدانی ہاؤس چل پڑا تھا ، اور اب نکاح کے بعد وہ اسے فلحال اپنے اسی خستہ حال مکان میں لایا تھا۔

www.novelsclubb.com

کافی گھنٹے گزر چکے تھے عمیر شیخ اب تک نہیں آیا تھا اسے یہاں چھوڑتے ناجانے وہ کہاں چلا گیا تھا بیٹھے بیٹھے اسکی کمر اکڑ چکی تھی اور اس کی طبیعت بھی خراب تھی بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے وہ تھوڑی آرام دہ حالت میں بیٹھی تھی اور اسی حالت میں ہی وہ سو چکی تھی ، تھوڑی دیر بعد ہی دھڑام سے دروازہ کھلا تھا اور عمیر کمرے میں لڑکھڑاتے ہوئے آیا تھا انمول ایک دم سے اٹھی تھی اور اپنے شوہر کو اس حالت میں دیکھتے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں !یہ اس کے باپ بھائی نے اس کے ساتھ کیسا ظلم کر دیا تھا !

شادی کے پہلے ہی دن اس پر یہ انکشاف ہوا تھا کہ اس کا شوہر نشے کا عادی ہے۔

www.novelsclubb.com

ناک پر ہاتھ رکھتے وہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی عمیر اس کے بارے میں عجیب سی باتیں بول رہا تھا، کچھ دیر بڑبڑانے کے بعد وہ بیڈ پر گرتے جوتوں سمیت ہی سو چکا تھا۔

انمول نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹا تھا، اس کے پاس سے گزرتے وہ دوسرے کمرے میں جا چکی تھی یہ بدبو اس سے برداشت ہی نہیں ہو رہی تھی !باہر جا کر گھر میں بنے واش بیسن سے اس نے وضو کیا تھا عشاء کی نماز ادا کرنی تھی مغرب قضا ہو چکی تھی۔

نماز ادا کرتے بھی اس کے آنسو نہیں تھمے تھے نماز ادا کرنے کے بعد اس نے اپنی کوتاہی کی معافی مانگی تھی دل کا حال اس پاک رب سے بیان کرتے اس نے اپنے شوہر کی ہدایت کی دعا مانگی تھی۔

"یا اللہ جو میرے حق میں بہتر ہو وہ کرنا !میں آپ سے کوئی شکوہ نہیں کرونگی میرے نصیب میں شاید یہی لکھا تھا لیکن اگر میرا اس انسان کے

www.novelsclubb.com

ساتھ ساری زندگی کا ساتھ ہے تو اپنے اس بندے کو ہدایت عطا کر !اور مجھے صبر و استقامت عطا کر۔۔۔ "منہ پر ہاتھ پھیرتے جائے نماز اٹھاتے وہ اسی کمرے میں موجود ایک چارپائی پر لیٹ چکی تھی ، رات کے ناجانے کون سے پہر وہ سوئی تھی۔

عمیر کی کوئی فیملی نہیں تھی ایک ماں باپ تھے جو جلد ہی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے اکیلے رہتے وہ دوستوں کی سنگت میں نشے کا عادی ہو چکا تھا ، نشے میں کئی غلط کام بھی وہ کر چکا تھا !لیکن نہ تو اسے روکنے والا کوئی تھا نہ سمجھانے والا۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

www.novelsclubb.com

بیٹی کی جدائی جبار ہمدانی کو بھی راس نہیں آئی تھی لیکن انا کے خول میں سمٹے وہ اپنے کیے پر مطمئن ہونے کی کوشش کر رہے تھے کہ انہوں نے جو

کیا بلکل ٹھیک کیا لیکن دل کے ایک کونے میں شاید ڈر بیٹھ چکا تھا کہ وہ شاید انمول کے ساتھ غلط کر چکے تھے---

ان کی طبیعت ناساز رہنے لگی تھی کبھی بی پی ہائی ہو جاتا تو کبھی دل میں درد سا اٹھ جاتا تھا۔ لیکن دل میں تکلیف کا وہ کسی کو بتاتے نہیں تھے ایسے ہی ایک دن انہیں شدید درد اٹھا تھا ، انہیں دل کا دورہ پڑا تھا۔ کئی دن ہسپتال میں ایڈمٹ رہتے تکلیف برداشت کرتے وہ کافی کمزور بھی ہو چکے تھے انمول کو ، دیکھنے کا دل بھی کر رہا تھا لیکن وہی انا کو آگے رکھتے وہ سب بھلا چکے تھے کچھ ہی عرصے میں وہ زیادہ نہیں تو کچھ حد تک ٹھیک ہو چکے تھے کہ اپنے آفس کے معاملات کو دیکھ سکیں---

www.novelsclubb.com

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

دوسری طرف عمیر روزانہ انمول کو بدکردار ہونے کے طعنے دیتا جسے وہ بنا کچھ بولے سن لیتی تھی اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ بھی نہیں تھا اس

سے رخ موڑ کے کہاں جاتی وہ ؟ کم از کم یہاں وہ ایک چھت تلے محفوظ تو تھی !عمیر جیسا بھی تھا اس کا شوہر تھا ، آج کل عمیر زبیر کے ساتھ اپنے گھر اور گاڑی کے معاملات میں مصروف تھا اور وہ سب ملتے ہی ایک رات گھر آتے ہی وہ انمول کو طلاق دے چکا تھا !انمول جو اس کے لیے کھانا لا رہی تھی اس کے ہاتھ سے کھانے کی ٹرے گر چکی تھی منہ پر ہاتھ رکھتے وہ پیچھے دروازے کے ساتھ جا لگی تھی--

"عمیر !میں نے تو آپ کو کبھی بھی کچھ نہیں کہا میرے ساتھ یہ ظلم کیسے کر سکتے ہیں آپ !میں کہاں جاؤں گی؟"

"تم جہاں بھی رہو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن میں تم جیسی بیوی کو اپنے پلے باندھ کر نہیں رکھ سکتا ، میرے پاس گاڑی بھی ہے اور اپنا فلیٹ بھی جو مجھے تم جیسی بدکردار لڑکی کو بیوی بنانے کے عوض ملے ہیں اب جب سب کچھ میرے نام ہے تو میں کیوں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں؟ چلو

www.novelsclubb.com

شاباش اپنا سامان پیک کرو اور نکلو میرے گھر سے میں خود بھی اس گھر سے جا رہا ہوں !اس گھر کو فروخت کرتے میں اپنے فلیٹ میں سکون سے رہوں گا ، اور پلیز یہ بے وقت آنسو بہانے مت بیٹھ جایا کرو میں تھک چکا ہوں تمہیں روتا دیکھ دیکھ کر۔ "چٹکی بجاتے وہ انتہائی سفاکی سے بولا تھا---

"لیکن----میں----کہاں----جا----کر----رہوں----گی----؟"

اٹکتے اٹکتے وہ بمشکل اپنی بات پوری کر پائی تھی۔

جانا اسی باپ کے گھر بہت امیر ہے اپنے گھر میں ایک کونا دے دے گا وہ "تمہیں---

مرے مرے قدموں سے اپنا سامان اٹھاتے)جو اب تک بیگ میں ہی تھا(بڑی سی چادر میں خود کو لپیٹے وہ باہر کی جانب بڑھ رہی تھی ذہن میں بہت سی سوچیں گھر کر چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

رک جاؤ تمہیں چھوڑ آتا ہوں تمہارے باپ کے گھر---" عمیر کو اس پر رحم آ" ہی گیا تھا۔

نہیں آپ رہنے دیں میں خود ہی چلی جاؤں گی اب آپ میرے کچھ نہیں" لگتے میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتی---"اپنے آنسو پونچھتے وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی---

ارے واہ !دیکھو تو یہ پاکیزہ باتیں کر ہی کون رہا ہے؟ جس کا خود کا کردار ہی" پاک نہیں ہے۔ ویسے داد دینی پڑے گی تمہاری اداکاری کو انمول !!کتنی اچھی اداکاری کرتی ہو تم---گریٹ---"تالیاں بجاتے وہ مزاح آمیز لہجے میں بولا تھا؟ اس کی بات پر انمول صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گئی تھی---

www.novelsclubb.com

زیادہ ڈرامے نہ کرو اور چلو میرے ساتھ !تمہارے باپ کے ہاتھ میں دے" کر آؤں گا تمہیں ، یہ نہ ہو تم کہیں اور چلی جاؤ اور بھولے بھٹکے تمہارے باپ کو تمہاری یاد آ بھی جائے جو شاید آئے گی تو نہیں لیکن ہے تو باپ ہی نا اور

تم اسے نہ ملو تو وہ میرے گلے ہی نہ پڑ جائے اسی لیے رسک نہیں لے سکتا۔۔۔ "اس کا ہاتھ پکڑتے وہ اسے باہر کی جانب لے گیا تھا گاڑی میں اسے بٹھا کر وہ اسے جبار ہمدانی کے گھر چھوڑ نہیں پھینک کر آیا تھا۔

عمیر اس کا ہاتھ تھامے ہی اسے اندر لے آیا تھا اور آتے ہی اس نے انمول کو اندر کی جانب دھکیلتے ہاتھ چھوڑ دیا تھا، انمول کے گھر والے اس وقت گھر پر ہی موجود تھے، عمیر نے آوازیں دیتے سب کو بلایا تھا اور ان کے باہر آتے ہی وہ زور زور سے بولا تھا۔

سنبھالیں ہمدانی صاحب اپنی بیٹی کو، طلاق دے چکا ہوں میں اسے !مزید" "اس بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا بکواس ہے عمیر؟ میں نے یہ سب تمہیں اس لیے نہیں دیا تھا کہ" سب کچھ ملتے ہی تم انمول کو طلاق دے دو، ایسا کیسے کر سکتے ہو تم؟ میں "تم سے سب کچھ واپس لے لونگا دیکھنا تم۔۔۔

زبان سنبھال کے بات کرو زبیر !وہ سب چیزیں میرے نام ہو چکی ہیں ،کچا" کام نہیں کرتا میں اور اسے پکڑو میں جا رہا ہوں۔۔۔ "اور وہ سب کبھی روتی انمول کو دیکھتے تو کبھی انگلی میں گاڑی کی چابی گھما کر جاتے سیٹی بجاتے عمیر کو۔۔۔

پھر کیا کر دیا تھا تم نے انمول کہ بات طلاق تک جا پہنچی۔۔۔ "نورین بیگم" انمول کو کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے پھنکاری تھیں۔

قسم خدا کی ماما کچھ نہیں کیا تھا میں نے کچھ بھی نہیں "!ماں کو جواب" دیتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

سادے سے گلابی جوڑے میں ملبوس بالوں کی چٹیا بنائے وہ کوئی اور ہی انمول لگتی تھی۔۔۔

تھک چکی ہوں میں آپ سب کی بے یقینی سہتے سہتے !اتنے مہینوں بعد" آپ سب کی شکل دیکھنی نصیب ہوئی ہے مجھے اور وہ بھی اس حالت میں

تب بھی میرا یقین نہیں کیا آپ نے !پھر ایک نشے کے عادی انسان سے آپ نے میری شادی کر دی میں کچھ نہیں بولی آج تین مہینے بعد وہ شخص مجھے طلاق دیتے یہاں چھوڑ کر گیا ہے بنا میری غلطی کے !یقین مانیں میں نے اف تک نہیں کی اس کے ساتھ رہتے ، جن حالات میں رہی آپ کو نہیں بتایا میں نے اور نہ ہی پلٹ کر آپ سے کوئی شکایت کی اور اب بھی آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ میں نے کیا کیا؟ میں انسان نظر نہیں آتی آپ کو؟ یا میرے سینے میں دل نہیں ہے؟ یا پھر آپ سمجھتے ہیں کہ مجھ میں کوئی احساس باقی نہیں بچا؟ بس کر دیں ہاتھ جوڑتی ہوں میں آپ کے سامنے بس کردیں ہر بار بیٹیوں کو ہی قصوروار ٹھہرانا !بیٹی کی عزت پر بات آ گئی تو بیٹی قصوروار ہے ، بیٹی کو طلاق ہو گئی تو بیٹی ہی قصوروار ہے ، بیٹی بھی ایک انسان ہی ہوتی ہے ماما بیٹی بھی آپ کی ہی اولاد ہوتی ہے !بیٹی بھی وہی احساسات رکھتی ہے جو ایک بیٹا رکھتا ہے !بلکہ بیٹی ایک بیٹے سے بھی زیادہ نازک ہوتی ہے لیکن آپ سب کی یہ باتیں کہ تم ایک بیٹی ہو تمہیں

www.novelsclubb.com

برداشت کرنا ہو گا یہ الفاظ ہمیں بہت کچھ سہنے پر مجبور کر دیتے ہیں !آپ کے گھر میں اگر میری کوئی جگہ نہیں ہے نا تو خیر ہے چلی جاتی ہوں میں یہاں سے لیکن مزید الزامات مجھ پر لگا کر آپ مجھے مزید بے عزت نہیں کر "سکتے---

انمول تم رہ سکتی ہو یہاں لیکن ہم میں سے کوئی بھی تمہارے ساتھ بات" نہیں کرے گا ایک اجنبی کی حیثیت سے تم یہاں رہ سکتی ہو۔ "بیگ تھامتے وہ گھر سے جانے لگی تھی جب جبار ہمدانی نے نہایت ہی روکھے انداز میں یہ الفاظ کہے تھے ، مڑ کر ایک نظر اس نے باپ کو دیکھا تھا ، اور پھر باقی سب کو رابیل سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی تھی جیسے اسے اس ڈرامے سے کوئی فرق ، نہیں پڑا تھا زبیر لب بھینچے کھڑا تھا وہ ماں باپ کو دیکھ رہی تھی اور باپ کمرے میں جا رہا تھا زوبی اوپر سیڑھیوں کے پاس ہی کھڑی سب دیکھ رہی تھی جبار ہمدانی کی پیروی کرتے سب یہاں سے جا چکے تھے--- !

www.novelsclubb.com

انمول کا حال حاجرہ اماں کے لیے بہت درد بھرا تھا جب سے وہ رخصت ہو (کر گئی تھی اپنا کام کرتے وہ اپنے کوارٹر میں چلی جاتیں تھیں اب بھی رات کا وقت تھا اس سب تماشے سے بے خبر وہ اپنے کوارٹر میں موجود تھیں ، طبیعت ناساز رہنے لگی تھی)---

خالی لاؤنج پر ایک نظر ڈالتے وہ اپنے کمرے کی طرف گئی تھی آج بھی اس کا کمرہ ویسا کا ویسا ہی تھا !تین مہینوں میں کوئی بھی ردوبدل نہیں کی گئی تھی اس کا باقی کا سامان بھی ویسا کا ویسا ہی پڑا ہوا تھا ، سب چیزوں پر ہاتھ پھیرتے اس نے زور سے اپنی آنکھیں میچیں تھیں وہ ضبط کی انتہاؤں پر تھی دکھ کے اس موقعے پر اس کے ساتھ کوئی اپنا موجود نہ تھا--- ،

www.novelsclubb.com

حاجرہ اماں !بروقت اسے حاجرہ اماں کا خیال آیا تھا !ہاں وہ تو اس پر آنکھیں بند کرکے یقین کرتیں تھیں اپنے کمرے سے نکلتے وہ ان کے کوارٹر میں گئی تھی ، وہ اتنی تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتی نیچے موجود کوارٹرز کی جانب بڑھی تھی

کہ وہاں پہنچتے اس کا سانس پھول چکا تھا، تیز تیز سانسیں لیتے وہ ان کے کوارٹر کا دروازہ بھی ساتھ ساتھ بجا رہی تھی حاجرہ اماں بھی پریشان تھیں کہ اس وقت کون آ سکتا تھا؟ رات کے نو بج چکے تھے، اس وقت تو کوئی بھی نہیں آتا تھا۔

گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے وہ اٹھیں تھیں دروازہ کھولتے وہ حیران ہی تو رہ گئیں تھیں آج تین مہینے بعد انہوں نے انمول کا چہرہ دیکھا تھا! آنکھوں کے گرد حلقے اور رنگت زرد پڑ چکی تھی وہ پہلے سے کمزور بھی ہو چکی تھی۔

ان---انمول بیٹا کیسی ہے تو؟ "اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے وہ" بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

میں بلکل بھی ٹھیک نہیں ہوں اماں! آپ کی انمول قسمت کے آگے بے" بس ہو چکی ہے، دکھ کی بات تو یہ ہے کہ اپنوں کو یقین ہی نہیں ہے---"نفی میں سر ہلاتے ان کے ہاتھ تھامتے وہ بولی تھی، آواز کافی رندھا

چکی تھی کہ جیسے کافی دیر سے روتی رہی ہو اور تیزی سے آنے کے باعث وہ گہرے گہرے سانس بھی لے رہی تھی---

"اللہ رحم کرے کیا ہوا انمول؟ خیر کی خبر سنانا---"

، اماں وہ----- "اور آگے وہ انہیں اپنی تمام آپ بیتی سناتی گئی تھی"

انہوں نے اس کی دکھ بھری ، اذیت سے بھرپور داستان سنتے بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھے تھے ،آگے بڑھتے اسے خود میں بھینچا تھا کسی اپنے کا سہارا ملتے ہی وہ بکھر چکی تھی---

صبر رکھ انمول ایسے نہیں روتے میری جان !وہ رب بہت کریم ہے وہ تجھے" "کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑے گا۔

www.novelsclubb.com

اماں جی میں بلکل اکیلی ہوں !زندگی میں اتنے دکھ ہیں نا کہ میں اس زندگی" سے ہی تھک چکی ہوں یہ سب میری برداشت سے باہر ہے۔"ان کے ساتھ لگے ہی وہ بولی تھی۔

اللہ نہ کرے میری بیٹی کو کچھ ہو ، تجھے اپنا خیال ہے میرا نہیں؟ تیری اماں" جی کیسے رہے گی اپنی انمول کے بغیر؟ "اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اماں جی بولیں تھیں۔۔۔

"کیا حالت بنا لی ہے اپنی تو بیٹھ ادھر میں تیرے سر پر تیل لگاتی ہوں۔" اس کی افسردگی کم کرنے کو وہ اسے باتوں میں لگا رہیں تھیں ، اس کے سر پر تیل لگاتے اچھے سے اس کی مساج کرتے وہ ساتھ ساتھ اسے نصیحتیں بھی کر رہی تھیں ، اسے کچھ پل کو سکون ملا تھا ، حاجرہ اماں ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھیں ایک نشئی آدمی کے ساتھ کب تک وہ گزارا کرتی ! دیر رات تک وہ واپس اپنے کمرے میں گئی تھی ، زوبیہ سو چکی تھی اپنی جگہ پر لیٹتے وہ فورا سے ہی نیند کی آغوش میں جا چکی تھی

www.novelsclubb.com

،آج کافی دنوں بعد وہ سکون کی نیند سوئی تھی

لیکن ہر بڑھتے دن کے ساتھ اس کی اذیت بڑھتی ہی جا رہی تھی !اپنوں کی نظراندازی، ان کے طنز آمیز لہجے اس کی برداشت سے باہر تھے وہ صبر کے گھونٹ بڑھ کر رہ جاتی تھی اس گھر کے علاوہ کوئی ٹھکانہ بھی تو نہ تھا ، چار و ناچار اسے یہیں رہ کر ان کی باتیں سننی ہی پڑتی تھیں۔۔۔

حاجرہ اماں سب جانتے بھی اس کے ساتھ تھیں ہاں ایک بات وہ انہیں نہیں بتا پائی تھی ، اپنی بیوقوفی سے انہیں انجان ہی رکھا تھا انمول نے۔ حماد لودھی جیسے ظالم انسان سے محبت کرنے کی کہانی وہ انہیں نہیں سنا پائی تھی کہ کہیں وہ بھی اس کا ساتھ نہ چھوڑ دیں !انہیں صرف یہ پتہ تھا کہ وہ لڑکا انمول کی یونی میں پڑھتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھتے ہی دیکھتے تین سال گزر چکے تھے زبیر کے ہاں ایک بیٹی رامین کی پیدائش ہو چکی تھی تو زوبیہ کا ایف ایس سی ہوتے ہی اس کی شادی کر دی گئی تھی کہ دوسری بیٹی کو وہ مزید پڑھنے کی اجازت نہیں دے سکتے تھے ، اور

اسے خود بھی پڑھائی کا زیادہ شوق نہ تھا زوبیہ جلد ہی ماں کے مرتبے پر بھی فائز ہو چکی تھی !عبداللہ کی پیدائش اس کی زندگی میں مزید خوشیاں لے آئی تھی سب اپنی اپنی زندگیوں میں مگن تھے اگر کسی کی زندگی آگے نہیں بڑھ پائی تھی تو وہ تھی انمول جبار !جو اب تک ماضی کو خود میں سموئے لوگوں کی باتیں سننے پر مجبور تھی---

اجڑے ہوئے دل کو آباد کرنے کی ضد نہ کر"

"جلا دیا ہم نے وہ دل جس میں مطلبی دوست بسا کرتے تھے---

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

حال:

www.novelsclubb.com

ماضی کے پنوں میں کھوئے اسے وقت کا احساس تک نہ ہوا تھا اب وہ حاجرہ اماں کو بھی حماد کے بارے میں سب بتا دینا چاہتی تھی کہ کیسے وہ اس کی محبت کے جال میں ایسی بری پھنسی تھی کہ پھر کبھی اس کی زندگی سلجھ ہی

نہ پائی ، اور اس نے وہی کیا تھا اگلے دن جیسے ہی اس کا سامنا اماں جی سے ہوا تھا اس نے شروع سے اینڈ تک انہیں اپنی اور حماد کی کہانی کا بتایا تھا کہ کیسے وہ اس کے فریب میں آئی تھی ، دوستی اور محبت کے نام پر اس نے جو دھوکا انمول جبار کو دیا تھا اب وہ حاجرہ اماں سے بھی مخفی نہ تھا !جو بات وہ انہیں بتانے سے کتراتی تھی کہ وہ بھی اس کا ساتھ نہ چھوڑ دیں تو آج اس نے اس خوف کو پس پشت ڈالتے انہیں اپنی بے وقوفی سے آگاہ کیا تھا۔۔۔

اماں جی مجھے معاف کر دیجیئے گا میں نے اس لیے آپ کو نہیں بتایا تھا کہ" اس مطلبی دنیا میں اگر کوئی ایک میرے ساتھ ہے تو میں اسے بھی کہیں کھو نہ دوں۔۔۔ "کچن میں موجود ایک کرسی پر انہیں بٹھاتے ان کے پاس ہی نیچے بیٹھتے ان کے ہاتھ تھامے وہ نہایت ہی افسردہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی میں تیرے ساتھ تھی انمول تو اس بات" پر کیسے ساتھ چھوڑ دیتی؟ اور میں سمجھ گئی تھی کہ تو محبت کی ہی ڈسی ہوئی ہے !اتنی مار محبت کا مارا انسان ہی کھا سکتا ہے۔"

آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں اماں جی لیکن وہ محبت نہیں ایک کشش تھی" ، صرف کشش !محبت ہوتی تو اب تک میرے دل میں ہی بسا رہتا وہ شخص وہ میرے ساتھ لاکھ برا بھی کر لیتا لیکن میں اسے برا کبھی نہ کہتی !محبوب کی برائی بھی آپ کو اتنی ہی عزیز ہوتی ہے جتنی اس کی اچھائی !اس نے میرے ساتھ برا کیا اتنا برا کہ کوئی اپنے دشمن کے ساتھ بھی نہ کرے ، میری ساری زندگی رول دی اس نے !اور اس کی بری جھلک دیکھتے ہی وہ مجھے برا لگنے لگا اتنا کہ اس کو سوچتے ہی مجھے گھن آنا شروع ہو جاتی ہے اس درندے سے ، اگر محبت ہوتی تو اس کے لیے میں یہ الفاظ استعمال ہی نہ کر پاتی یہ ایک وقتی کشش تھی !میرا سامنے وہ ایک نمازی اور پرہیزگار انسان بن کر آیا

اور وہ مجھے اچھا لگنے لگا، وقتی کشش کو محبت بناتے میں اس سے شادی تک کی خواہشمند ہو چکی تھی۔۔۔ "ایک پل کو نظریں اٹھا کر اماں جی کے تاثرات دیکھتے اس نے ایک سرد آہ ہوا کے سپرد کی تھی، ان کی آنکھوں میں خود کے لیے شدید ہمدردی نظر آئی تھی اسے۔۔۔

خیر چھوڑیں اس کو اپنے اعمال کا وہ خود ہی جوابدہ ہے !بس آپ ہمیشہ" میرے ساتھ رہیے گا اماں جی سب ساتھ چھوڑ جائیں ایک آپ مت چھوڑیئے گا پلیز۔۔۔ "ان کی گود میں سر رکھتے اس نے آس بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

میں ہمیشہ تیرے ساتھ ہو انمول تو فکر نہ کر۔۔۔ "انمول کے بالوں کو" سہلاتے وہ بولیں تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میں ذرا کاموں سے فارغ ہو جاؤں پھر مجھے بھی تجھے کچھ بتانا ہے۔"

"چلیں ٹھیک ہے میں آپ کے ساتھ کام ختم کروا دیتی ہوں۔۔۔"

"نہیں تو بیٹھ میں کر لونگی۔۔۔"

میں جوان لڑکی بیٹھ کر آرام کروں اور میری بوڑھی ماں کام کرے یہ کہاں کا" انصاف ہے؟ مائیں تو بیٹیوں کو خود کہتی ہیں کہ ساتھ کام کرواؤ اور ایک آپ "ہیں جو آرام کرنے کا کہہ رہی ہیں مجھے---

ارے میری جھلی بیٹی !میرا کام ہے ہی کیا بس ان سب کو کام کا بتا دوں" گی تو فارغ ہو جاؤں گی اب بوڑھی ہڈیوں میں ہمت ہی کہاں ہے کہ کام کروں--- "اس کے سر پر چپت لگاتے وہ بولیں تھیں---

اچھا اچھا ٹھیک ہے میں یہیں لاؤنج میں ہی بیٹھ جاتی ہوں آپ آ جائیں آج" پہلی بار آپ نے کچھ بتانے کا کہا ہے ضرور کچھ خاص ہی ہو گا--- "ایک دم سے وہ پرجوش ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

خاص تو نہیں ہے لیکن تیرے لیے بہت ضروری ہے تجھے کچھ ڈھارس ہی" "مل جائیگی---

"ویسے تو آپ کا ساتھ ہی بہت بڑی ڈھارس ہے میرے لیے اماں جی اب یہ بھی بہت اہم بات ہی ہوگی جو آپ فارغ ہو کر بتانے کا کہہ رہی ہیں---"

"ہاں کچھ ایسا ہی سمجھ لے---"

"ہاں اب بتائیں اماں جی کیا کہنا تھا؟؟؟" تمام کاموں سے فارغ ہوتے وہ دونوں اب اماں جی کے کوارٹر میں موجود ایک چارپائی پر آمنے سامنے بیٹھیں تھیں ، کچھ پل کو وہ خاموش ہوئی تھیں جیسے الفاظ ترتیب دے رہی ہوں کہ انمول کو کیسے سب بتائیں---

"میرا تعلق ایک گاؤں سے تھا انمول ہم پانچ بہن بھائی تھے-- تین بہنیں اور دو بھائی ، اب تو پتہ نہیں کہاں اور کیسے اور کیسے ہونگے وہ ! میرے ابا جی ایک حادثے میں فوت ہو گئے تھے اور باپ کا سایہ ہٹا نہیں کہ سب نے آنکھیں ماتھے پر رکھ لیں اماں کی عدت تک تو جیسے کیسے گزارا کر لیا اس کے

www.novelsclubb.com

بعد کسی کے توسط سے ہم شہر آ گئے اور شہر میں ایک ایسا ہی کوارٹر ہمیں ملا ، جس میں ہم چھ افراد رہتے اور ہم سب ان کے گھر کے کام کرتے وہ بہت اچھے لوگ تھے کبھی بھی کوئی فکر نہیں ہوئی ہم چار عورتیں ان کے گھر تھیں لیکن ان کے گھر کے مردوں کی نظریں بہت پاکیزہ تھیں ، میری اماں بھی کوئی زیادہ بوڑھی نہیں تھیں ، گاؤں میں چھوٹی عمر میں ہی بیٹیوں کو بیاہ دیا جاتا ہے اور ہر سال بچے کی پیدائش ہو گئی اور ہم پانچ ہی اماں کا کل سرمایہ بن گئے ، بہت محبت سے اماں نے ہمیں پالا پوسا مجھے پڑھنے کا بہت شوق تھا وہاں کے ماسٹر سے کچھ نہ کچھ پڑھ لیتی میرا حافظہ بہت تیز تھا میں جلدی ہی سیکھ جاتی تھی پھر جب شہر آئے تو بیگم صاحبہ کے بچوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ پڑھ لیتی ،سب کچھ بہت اچھا جا رہا تھا لیکن پھر وہ لمحہ آیا کہ میں نظر اٹھانے کی بھی روادار نہ رہی !ان کے گھر کوئی مہمان رہنے آئے تھے انمول کوئی رشتے دار تھے اور ایک مہینہ انہوں نے وہیں رہنا تھا ، وہ

صرف ایک بھائی اور ایک بہن تھی ماں باپ ساتھ نہیں تھے۔۔ "لمحے بھر کو سانس لینے کے لیے وہ رکیں تھیں۔۔۔

لیکن ان کے گھر والے اچھے تھے تو میری بھی وہی روٹین تھی کام سے" فارغ ہوتے ہی میں ان کے بچوں کے ساتھ بیٹھ جاتی کہ کچھ سیکھنے کو ہی مل جائیگا، خود پر نظروں کی تپش محسوس ہوتی تھی لیکن میں اپنا وہم سمجھ کر نظر انداز کر دیتی تھی ، ایک دن ایسے ہی میں بیگم صاحبہ کے بچوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ وہ شخص پھر سے آ بیٹھا ، اس کا نام کامران تھا ، جیسے تو بتا رہی ہے نا حماد کے بارے میں وہ بھی ویسا ہی تھا جیسے بہت اچھے اخلاق کا حامل ہو !عورتوں کی عزت کرنے والا ہو اور کچھ بعید بھی نہیں تھا کہ وہ ایسا ہی ہوتا کیونکہ اس گھر کے باقی لوگ بھی بہت مہذب تھے !تو میں نے بھی دل ہی دل میں مان لیا کہ یہ اچھا انسان ہی ہو گا۔۔۔ "ان کی بات پر انمول کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اماں جی کیا آپ بھی؟؟؟ "اس سے آگے وہ بول نہیں پائی تھی۔"

انہوں نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

پہلے پوری بات سن لے انمول "!اور وہ صرف سر ہی ہلا پائی تھی۔"

ان کے بچوں کو کسی کام کے بہانے وہ بھیج چکا تھا اور ان کے جاتے ہی" وہ میرے ہاتھ تھامتے پتہ نہیں محبت کے کون سے عہد و پیمان کھول بیٹھا تھا ، پہلی نظر کی محبت کا کہتے اس نے مجھے یہ لالچ بھی دی کہ وہ مجھے پڑھنے بھی دے گا میں صرف سولہ برس کی تھی مجھے اس بارے میں کچھ اندازہ نہ تھا ، میں اس سے ہاتھ چھڑواتے کچھ بولے بنا ہی اس کمرے سے سیدھا اپنے کوارٹر گئی تھی باقی سب ابھی کام ہی کر رہے تھے ، میرے دل کی حالت بہت عجیب سی ہو رہی تھی کچی عمر کی تھی میں !جہاں کسی کی ایک پیار بھری نظر بھی بہت اہم لگتی ہے مزید کچھ دن وہ مجھے چھپتے چھپاتے قسم قسم کے تحفے دیتا رہا اور اپنے وعدے کی یقین دہانی بھی کرواتا رہا تھا ، وہ کہتا

www.novelsclubb.com

تھا تم ہامی بھر لو پھر تمہاری ماں سے میں بات کرلونگا لیکن اس سب کی نوبت ہی نہیں آئی !

ایک دن میں ان کے گھر صفائی کر رہی تھی کمرے میں صفائی کرنے گئ تو وہ بھی میرے پیچھے ہی آگیا مجھے تو گھبراہٹ ہو رہی تھی کوئی دیکھ لیتا تو کیا سوچتا؟ ہم غریب لوگوں کے پاس ایک عزت ہی تو ہوتی ہے انمول اس کے بغیر ہم کہیں کے نہیں رہتے--

یہ آپ کیا کر رہے ہیں صاحب جی میرے ہاتھ چھوڑیں ، ابھی کسی نے" "دیکھ لیا تو کیا سوچیں گے؟

کچھ نہیں سوچتے میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ "ہنوز اس کے ہاتھ" تھامے وہ سرگوشی نما انداز میں بولا تھا ! ابھی وہ مزید کچھ کہتا کہ دروازہ کھولتے بیگم صاحبہ اندر آئیں تھیں ہمیں ساتھ دیکھتے وہ مشکوک انداز میں ہماری طرف دیکھ رہی تھیں ، وہ فوراً سے پیچھے ہوا تھا۔

ایک لمحے میں اس نے کہانی گھڑی تھی !اپنے آپ کو مہذب بناتے وہ سارا الزام میرے سر ڈالتے آزاد ہو چکا تھا ، خود پر ایک آنچ بھی آنے نہیں دی تھی اس نے !ساری زندگی ساتھ نبھانے کے عہدوپیمان کرنے والا وہ شخص ایک پل میں مکر چکا تھا ، بیگم صاحبہ کے ساتھ میری اماں بھی تھیں ، مجھے دیکھتے ان کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا !میں صفائیاں دیتی رہ گئی لیکن کسی نے میری ایک نہ سنی میری اماں نے تھپڑوں کی برسات کرتے مجھے باہر نکال دیا تھا قسم قسم کے القابات سے مجھے نوازا گیا تھا !اماں کو شاید یہ ڈر تھا کہ وہ کہیں سب کو ہی نہ نکال دیں ، وہ سب کہاں جاتے؟ میرے اماں نے مجھے ہی نکال دیا !شاید یقین انہیں بھی نہ تھا مجھ پر کیونکہ انہوں نے تو پلٹ کر مجھے ڈھونڈا ہی نہیں !پیسہ سب کچھ چھپا دیتا ہے بیٹا ، امیروں کو کوئی نہیں پوچھتا ایک غریب ہی پستا ہے بس--- "اتنا کہتے وہ اپنے ڈوپٹے سے آنکھوں میں آئی نمی صاف کرنے لگی تھیں ، انمول نے آگے بڑھتے انہیں اپنے ساتھ لگایا تھا تسلی کے دو بول بھی نہیں تھے اس کے پاس---

www.novelsclubb.com

یہیں سے میری خوشگوار زندگی کی کایا پلٹی تھی ، میری اماں نے مجھے نکال تو" دیا تھا ، کسی نے نہیں روکا انہیں۔ "کچھ دیر کے بعد اسے خود سے الگ کرتے وہ پھر سے بولیں تھیں---

تپتی دوپہر کا وقت تھا ایک چادر ہی تھی میرے پاس جو میں ہر وقت پہنتی" تھی اور ایک بوسیدہ سی چپل پہنے میں سڑک پر چلتی ہی جا رہی تھی۔

میرا ذہن تو یہ بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ میرے ساتھ ہوا کیا ہے اور آنسو تھے کہ رک ہی نہیں رہے تھے ،پتہ نہیں کس کے ہتھے چڑھ جاتی میں کہ نورین بیگم نے مجھے دیکھا تھا ان کی گاڑی خراب ہو گئی تھی اور وہ باہر نکل کر ڈرائیور سے ٹیکسی یا کسی دوسری گاڑی کا بندوبست کرنے کا کہہ رہی تھیں

www.novelsclubb.com

میں پاس سے گزری تو انہوں نے مجھ سے پوچھا میں کیوں رو رہی ہوں ! میں نے انہیں صرف اتنا بتایا کہ میرا کوئی نہیں ہے ، ترس کھاتے مجھ پر یقین کرتے وہ ساتھ ہی لے آئیں تھیں ، وہ رب ایک دروازہ بند کرتا ہے تو دوسرا

بھی ضرور کھول دیتا ہے ، ان کے ڈرائیور نے ایک ٹیکسی ہی منگوا دی تھی اس میں بیٹھتے میں یہاں آئی اور تب سے اب تک یہی کوارٹر میرا گھر رہا ہے !آج کئی برس بیت چکے ہیں نہ اماں کی شکل دیکھی نہ بہن بھائیوں کی افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ایک لڑکی کو اپنی بے گناہی ثابت کرنے کا موقع دیا ہی نہیں جاتا ، صرف اس لیے کہ ہم عورت ذات ہیں ہمیں کچھ سمجھا ہی نہیں جاتا کوئی آکر کہے نا کہ تمہاری بیٹی نے یہ کیا ہے تو ایک منٹ نہیں لگے گا اس بیٹی کو برا بھلا کہنے میں !میرے خواب تو دور میری زندگی بھی اسی دن ختم ہو چکی تھی خوشیاں تو مانوں جیسے اس کے بعد دیکھی ہی نہیں ، میں کام کرتے سیدھی یہی آجاتی بس یہیں میں خود کو محفوظ تصور کرتی تھی انمول یہ چھوٹا سا کوارٹر میرے لیے بہت بڑا ثابت ہوا ہے اس نے مجھے روتے ، سسکتے بھی دیکھا اور مجھے تحفظ بھی فراہم کیا !اگر تو میرے ساتھ خود کا موازنہ کرے نا تو واقعی بہت برا ہوا تیرے ساتھ لیکن تجھے رب نے دربدر تو نہیں کیا نا انمول !تجھے سب بتانے کا یہی مقصد تھا کہ میں تو اپنے گھر

والوں کو دیکھ ہی نہ پائی اس دن کے بعد ، لیکن تیرے گھر والے تیری آنکھوں کے سامنے تو ہیں ، تجھے گھر سے نکالا تو نہیں نا ، تجھ سے بات نہیں کرتے لیکن تجھے چاردیواری تو دی ہوئی ہے نا۔۔ ان سب پر رب کا شکر ادا کر !آگے بہت سے درندے گھات لگائے بیٹھے ہیں بیٹا خود کو مضبوط بنا ، کوئی بات نہیں کرتا تو نہ کرے میں ہوں نا تجھ سے بات کرنے کو میرے پاس آ جایا کر لیکن آنسو بہا کر اپنا خون خشک نہ کیا کر !تو کسی کے لیے اہم ہو نہ ہو میرے لیے بہت اہم ہے میری انمول۔ "اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیے وہ بہت مان سے بولیں تھیں۔

"میں کوشش کرونگی اماں جی کہ اب آپ کو دکھی نہ کروں اور ویسے بھی اب تو عادت ہو گئی ہے ان سب کے رویوں کی۔۔ "ان کے ہاتھوں کو تھامتے اس نے ان کا مان برقرار رکھا تھا۔۔۔

میری بہادر بیٹی۔۔۔ "اس کا ماتھا چومتے انہوں نے پیار سے کہا تھا۔"

"اچھا اماں جی ایک بات تو بتائیں---"

"ہاں پوچھ نا---"

"کیا آپ کو کبھی خبر بھی ہوئی کہ اس آدمی کا کیا بنا؟"

نہیں پتر اس کا تو کچھ نہیں پتہ لیکن وہ رب ہے نا وہ بہتر انصاف کرنے" والا ہے اور تیرے ساتھ بھی جو ہوا نا ، اس کا بدلہ بھی وہ رب ہی لے گا تو "دیکھنا۔

ہاں بے شک وہ بہتر انصاف کرنے والا ہے۔ "انمول کافی حد تک پرسکون" ہو چکی تھی لیکن کون جانے یہ سکون کس طرح کا سکون تھا---

اچھا اب تو جا کر کچھ کھا پی لے تو نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ، میں جانتی ہو" "تو کھانے کے معاملے میں ڈنڈی مار جاتی ہے۔

"میں یہیں لے آتی ہوں نا اماں جی پھر ساتھ کھائیں گے---"

اچھا چل میں روٹیاں بنا لونگی تو سالن گرم کرلینا۔ "چپل پہنتے وہ ساتھ" ساتھ چلنے لگیں تھیں---

اماں میں بنا لیتی نا آپ بھی فارغ ذرا نہیں بیٹھتیں--- "باتیں کرتے" کرتے کھانا بنانے کے بعد وہ وہیں موجود ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھا رہیں تھیں ، اس کے بعد اماں جی اپنے کوارٹر اور انمول اپنے کمرے میں جا چکی تھی---

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

اوپر پہنچتے غیر ارادی طور پر اس نے نیچے نظریں گھمائی تھیں اور آنکھوں نے پلٹنے سے انکار کر دیا تھا ، اس کے بابا ایک ہاتھ میں موبائل اور دوسرے ہاتھ میں لیپ ٹاپ بیگ پکڑے اندر کی طرف بڑھ رہے تھے ، بلاشبہ وہ رعب دار شخصیت کے حامل تھے۔

www.novelsclubb.com

لاؤنج میں موجود صوفے پر بیٹھتے انہوں نے ملازم سے پانی کا گلاس مانگا تھا ملازم فوراً سے پانی لایا تھا ، پانی پیتے وہ اب تک موبائل میں مصروف تھے اس کے بابا اس کی سب سے بڑی کمزوری تھے ان کو صرف دیکھنا ہی اس کے لیے غنیمت تھا !باپ کے سینے سے لگنے کو بے تاب تھی وہ ، لیکن خود پر قابو پاتے وہ جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔

اور اس کے کمرے میں جاتے ہی جبار صاحب نے موبائل ٹیبل پر پھینکا تھا وہ جانتے تھے انمول انہیں دیکھ رہی ہے ، اور اسی لیے وہ یہاں بیٹھے تھے۔ اپنی لاڈلی بیٹی کو اس حال میں دیکھنا ان کے لیے بھی بہت مشکل تھا لیکن انسان کی انا آڑے آتے آپ کو کئی رشتوں سے محروم کر دیتی ہے---

www.novelsclubb.com

پاس رہ کے بھی انائیں ایک جیسی ہیں"

"!!!تکلف وہ نہیں کرتے ، مخاطب ہم نہیں کرتے

ان کے ذہن کے منظر پر کچھ دیر پہلے کا واقعہ لہرایا تھا آج ہی ایک بزنس میٹنگ کے سلسلے میں وہ ایک ہوٹل گئے تھے جہاں انہیں وہی لڑکا نظر آیا تھا جو اس دن انمول کے ساتھ تھا ، وہ لڑکا ایک نظر انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا وہ جو جانے لگا تھا وہیں ان کے انتظار میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔

جبار ہمدانی میٹنگ ختم ہونے کے بعد باہر کی جانب بڑھے رہے تھے کہ حماد نے انہیں پیچھے سے پکارا تھا۔۔۔

"السلام و علیکم انکل کیسے ہیں آپ؟"

وعلیکم السلام !اور حال چال میں ایسے لوگوں سے نہ پوچھتا ہوں نہ ہی بتاتا ہوں ، ہٹو میرے راستے سے مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ "ایک پل میں وہ حماد کو پہچان چکے تھے۔۔۔

انکل میری بات تو سن لیں پھر آپ جو بھی کہیں گے میں کچھ نہیں بولوں گا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

انمول کا کوئی قصور نہیں تھا۔ "وہ اس کی باتوں کو ہوا میں اڑاتے باہر چلے گئے تھے جب پیچھے سے وہ چلایا تھا ، یہ سنتے ہی ان کے قدم خود بخود ہی رک چکے تھے جیسے کسی نے جکڑ لیے ہوں---

کیا بکواس کر رہے ہو؟؟؟ "پیچھے مڑتے وہ بے یقینی سے بولے تھے--"

سہی سنا آپ نے آپ کی بیٹی بے قصور تھی ، قصور وار تو میں ہوں ! آئیں" اندر بیٹھیں میں آپ کو سب بتاتا ہوں۔ "ناچاہتے ہوئے بھی وہ چل دیے تھے--

انمول تو صرف میری پاکیزگی پر فدا ہوئی تھی کہ میں اس کے سامنے نمازی" ، اور رب کے قریب ہونے کا ڈھونگ رچاتا تھا لیکن میرا اصل بہت گھناؤنا تھا لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنساتے ان کی عزت سے کھیلنے کے بعد میں انہیں آگے بھیج دیتا تھا۔ "آمنے سامنے ٹیبل پر بیٹھے یہ الفاظ کہتے حماد کو اپنے

آپ سے ہی نفرت محسوس ہو رہی تھی ، اور جبار صاحب اس کی بات سنتے مٹھیاں بھینچ چکے تھے۔

لیکن انمول کے معاملے میں ایسا نہیں کر پایا تھا"

ہر وقت وہ آپ کا نام لیتی رہتی تھی میرے بابا کو مجھ پر مان ہے ، ان کی مرضی کے بناء کچھ نہیں کرتی میں اور روٹین کی ہر بات پر آپ کا ہی تذکرہ ہوتا ، میں تنگ آ چکا تھا باپ بیٹی کے اتنے پیار سے !اور اس کی عزت سے زبردستی کھلوار کرتے میں بے ہوشی کی حالت میں اسے اپارٹمنٹ لے کر گیا تھا اور چوکیدار کو یہ بتانے کو کہا تھا کہ وہ گھر والوں کو یہی کہے کہ انمول کسی لڑکے کے ساتھ جا چکی ہے ، اور اسی لیے ساری رات واپس نہیں لایا کہ آپ کا جو مان ہے اس پر دیکھو کہ اب بھی برقرار رہتا ہے یا نہیں ، اور اس دن میرے دل کو بہت سکون ملا تھا جب آپ نے اس پر یقین نہیں کیا تھا لیکن وہ سکون وقتی تھا صرف چند لمحوں کا---"

www.novelsclubb.com

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ سب کرنے کی غلیظ انسان !انسانیت نام کی چیز" بھی ہے تم میں یا نہیں کسی کی بہن بیٹی کی عزتوں سے کھیلتے تمہیں ذرا خوف نہ آیا کیا تمہاری کوئی بہن بیٹی نہیں ہے--- "ابھی اس کی بات منہ میں ہی تھی کہ جبار صاحب اس کا گریبان پکڑتے دھاڑے تھے اردگرد سب لوگ ان کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔

بہن نہیں ہے انکل اسی لیے تو احساس ہی نہ ہوا دوسروں کی بہنوں کی" تکلیف کا !کتنی ہی زندگیوں کو بے سکون کرتے میں خود بھی سکون میں نہیں ہوں مجھے ایک بہت ہی موذی مرض لاحق ہے میں ایڈز کا مریض ہوں اور میں بہت تکلیف میں ہوں ، زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ، باقیوں کو تو میں آگے بھیج چکا تھا ایک انمول ہی تھی جس کا معلوم تھا لیکن اس کا سامنا کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی میری !میں خود بہت تکلیف میں ہوں ایک پل کا سکون میسر نہیں ہو رہا مجھے ،آج آپ ملے ہیں تو یہی موقع مجھے غنیمت

www.novelsclubb.com

لگا پلیز آپ سب مجھے معاف کردیں اور انمول سے بھی کہیے گا مجھے معاف کردے اس کی زندگی برباد ہو گئی میری وجہ سے۔۔۔ "ہاتھ جوڑے وہ معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

ازل سے ہے مکافات عمل کا سلسلہ قائم "

"رلایا جس نے اووروں کو وہ خود بھی روئے گا۔۔۔

جبار صاحب نے اس کا گریبان چھوڑ دیا تھا کچھ بھی کہے بنا وہ جا چکے تھے اسے سزا دینے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اسے تو رب نے بہت بڑی سزا دے دی تھی ، ان کے دل کی حالت تو ایسی تھی جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو !کتنا غلط کر چکے تھے وہ اپنی بیٹی کے ساتھ انمول کا رونا ، تڑپنا ، گڑگڑانا سب ذہن کے پردے پر لہرایا تھا ، تکلیف تھی کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی انمول کے ساتھ تو وہ بھی بہت غلط کر چکے تھے ایک نشئی کے

www.novelsclubb.com

ساتھ اس کو بیاہتے ایک پل بھی انہیں ترس نہ آیا تھا اور طلاق کے وقت بھی وہ اسے ہی قصوروار ٹھہرا رہے تھے۔

اور آج وہ جلدی ہی گھر کی جانب نکل چکے تھے۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے وہ کب گھر پہنچے انہیں پتہ نہ چلا گاڑی سے باہر نکلتے خالی خالی نظروں سے گھر کو دیکھتے انہوں نے اپنے حواسوں کو بیدار کیا تھا ، داخلی دروازے پر ہی وہ انمول کو اوپر جاتے دیکھ چکے تھے اسی لیے خود کو مصروف ظاہر کر رہے تھے لیکن انا اب بھی حاوی تھی کہ بیٹی کو مخاطب کرتے کیسے اس سے معافی مانگیں ،آنکھوں کے کناروں کو صاف کرتے وہ اپنے کمرے میں گئے تھے کسی کو کچھ بھی بتانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کپڑے بدلتے وہ لیٹ چکے تھے اور انمول کے بارے میں ہی سوچتے سوچتے وہ نیند میں جا چکے تھے۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

زبیر تم سب واپس لے لو کچھ بھی نہیں چاہیے مجھے بستر پر پڑا پڑا ہی تھک" چکا ہوں میں ، کسی بے گناہ کے ساتھ غلط کرنے کے بعد اللہ نے مجھ سے میرا سکون بھی چھین لیا ہے !جب ایک انسان صبر کی آخری حدود کو چھو رہا ، ہو نا تو اس کے ساتھ غلط کرنے والے کو مکافات عمل کے تیار رہنا چاہیے تمھاری بہن کے ساتھ غلط کیا میں نے وہ میری بیوی تھی ، میری ہر چیز کا خیال کرتی تھی وہ زبیر !لیکن میں نے کیا کیا؟ ایک بے گناہ کے ساتھ زیادتی کرتے اسے طلاق دے دی !مرد طلاق تو دے دیتا ہے زبیر لیکن عورت ہمیشہ کے لیے داغدار ہو جاتی ہے ، مرد سے نہیں پوچھا جائے گا کہ طلاق کیوں دی !عورت کو ہی کہا جائے گا کہ تو نے کیا کیا جو تجھے طلاق ہو گئی ! یقینا انمول کے ساتھ بھی یہی ہوا ہوگا ، کسی انسان کو رلا کے انسان کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتا !ایک حادثے سے میں اپنی ٹانگوں سے محروم ہو گیا۔ ایسی دولت مجھے راس نہیں آئی ، اس سے بہتر تو میں اپنے اسی خستہ حال مکان میں تھا ، اپنی بہن سے کہنا مجھے معاف کردے میں یہ تکلیف نہیں

www.novelsclubb.com

سہہ سکتا !اللہ پاک سے میرے لیے دعا کرے کہ اللہ مجھے مزید محتاجی کی زندگی سے بچا لے ،کب تک کوئی کرے گا میری؟ یہ بابا جی ہی میری کرتے ہیں "ایک بوڑھا وجود کب تک مجھے سنبھالے گا؟ اللہ میرے لیے آسانی کردے---

عمیر کافی عرصے سے زبیر کو ملنے کے لیے بلا رہا تھا لیکن زبیر ہمیشہ ٹال دیتا۔ اس نے زبیر کو اپنی حالت نہیں بتائی تھی لیکن آج اس نے بہت منتیں کیں تھیں۔ چند ماہ میں ہی وہ اپنی اس زندگی سے تنگ آ چکا تھا ، بیماری بھی انسان کو محتاج بنا کر رکھ دیتی ہے اور جب سے زبیر آیا تھا عمیر اسے اپنے بارے میں بتا رہا تھا ، اور زبیر حیرت سے اس کی باتیں سن رہا تھا وہ اب تک حماد کی سچائی سے واقف نہ تھا اسی لیے انمول کو اس گناہ کے لیے معاف نہیں کر پایا تھا لیکن اس بے گناہی کا سنتے اسے بہت دکھ ہوا تھا انمول سے طلاق کے کچھ عرصے بعد ہی عمیر نے شادی کر لی تھی ، کچھ عرصہ خوشگوار گزرا پھر بچہ نہ ہونے پر باتیں ہونے لگیں !میاں بیوی کی باہمی چپقلش آئے دن ہوتی تھی ، نشہ اب بھی نہ چھوڑا تھا عمیر نے اور اسی نشے کی حالت میں

www.novelsclubb.com

وہ پیدل سڑک پڑ چلتا جا رہا تھا کہ ایک گاڑی سے اس کا بہت برا ایکسیڈینٹ ہوا تھا اور اس حادثے میں اس نے اپنا سب کچھ گنوا دیا ، اس کی ٹانگیں چلی گئیں ، بیوی بھی ساتھ چھوڑ گئی ، بستر پر پڑے پڑے اسے آٹھ ماہ ہو چکے تھے !گھر کے ملازم بابا ہی اس کی دیکھ بھال کرتے اور اس کی دوائیوں کا خیال کرتے اور آج بلاآخر زبیر اس سے ملنے آ ہی گیا تھا تو اس نے اسے سب کچھ سچ سچ بتا دیا تھا۔۔۔

مجھے دکھ ہے کہ تمہارے ساتھ اتنا سب ہو گیا عمیر !لیکن جو آپ کی تقدیر" میں لکھا ہو وہی ہوتا ہے ، میری بہن تمہارے لائق نہیں تھی وہ تم جیسے انسان کے ساتھ پتہ نہیں کیسے گزارا کرتی ہو گی ، جذبات میں آ کر ہم نے اس کے لیے بہت غلط شخص کا انتخاب کر لیا لیکن جو ہونا تھا ہو گیا اللہ پاک تمہارے لیے آسانیاں پیدا کرے ، میں انمول سے کہہ دونگا لیکن آگے کا فیصلہ اس کا ہی ہو گا اور یہ سب تم ہی رکھو مجھے ضرورت نہیں اس سب کی چلتا

www.novelsclubb.com

ہوں خدا حافظ۔۔۔ "سر پر ہاتھ رکھ کر سلام کرتے وہ جا چکا تھا، عمیر نے بے بسی سے آنکھیں موندی تھیں۔۔۔

دل توڑتے ہیں جو دنیا میں کسی کا

قبول ان کی عبادت بھی نہیں ہوتی۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

انمول آج بہت خوش تھی بہت زیادہ، پچھلے کچھ دنوں سے اسے ایسی انجانی سی خوشی نصیب ہو رہی تھی اور وہ خود سمجھنے سے قاصر تھی کہ اسے اتنی خوشی ہوتی کیوں ہے؟؟؟

آج بھی اس کا موڈ نہایت خوشگوار تھا ایسے ہی اس کا دل کیا کہ آج کوئی سفید جوڑا پہنے، الماری سے اپنے لیے ایک سفید رنگ کا سوٹ نکالتے وہ فریش ہونے گئی تھی رات کا وقت تھا ایسے وہ کبھی بھی تیار نہیں ہوتی تھی لیکن

آج بہت دل کر رہا تھا کہ وہ اس وقت تیار ہو اور دل کی مانتے وہ تیار ہو بھی رہی تھی---

سفید بے داغ لباس کو زیب تن کیے ہلکا سا کاجل لگاتے وہ اپنے آپ کو ، آئینے میں دیکھ رہی تھی

سفید پیروں کو چھوتی فراک ، سفید ہی چوڑی دار پاجامہ اور سفید ہی ڈوپٹہ سر پر ، اوڑھے اپنے کھلی کھلی رنگت کے ساتھ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

بالوں کی چٹیا کر کے ایک طرف کو ڈالی ہوئی تھی اب اس کا ارادہ نماز پڑھنے کا تھا ، وضو کرنے کے بعد اس نے نماز ادا کرتے دعا کی تھی وہی اپنی بخشش کی دعا جو وہ ہر بار کرتی تھی---

www.novelsclubb.com

میں اسی سفید لباس کی طرح بے داغ ہوں، دنیا نہیں جانتی میرا اللہ جانتا" ہے۔ "بھاگ کر جاتے وہ حاجرہ اماں سے بھی مل آئی تھی اور اس وقت اسے دیکھتے وہ حیرانی سے اس سے ملیں تھیں---

"اس وقت کہاں جا رہی ہے انمول؟"

میں کہیں بھی نہیں اماں جی ، ویسے ہی تیار ہونے کا دل کر رہا تھا !یہ" سفید رنگ پہننے کا شوق سا اٹھا تھا جبکہ مجھے سفید رنگ پسند بھی نہیں ہے "لیکن آج سب سے خوبصورت یہی لگ رہا ہے---

ہاں لگ تو تو بہت پیاری رہی ہے ما شاء اللہ !اللہ تجھے ہمیشہ ایسے ہی خوش" "رکھے ہنستی کھیلتی رہے تو آمین--

"شکریہ اماں جی اب میں چلتی ہو اللہ حافظ---"

اللہ حافظ اماں کی جان---- "دروازے سے ہی ان سے ملتے وہ واپس جا" چکی تھی آج وہ انہیں کچھ عجیب سی لگی تھی جیسے بہت جلدی میں ہو---

کمرے میں آکر وہ بیڈ پر بیٹھ چکی تھی اچانک ہی طبیعت عجیب سی ہوئی تھی جیسے شدید گھبراہٹ کا شکار ہوئی ہو ، ایک دم سے اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا ، ناجانے بیٹھے بٹھائے اسے کیا ہو گیا تھا بیڈ سے اٹھتے وہ مسلسل

اپنے سینے کو مسل رہی تھی ،تھوڑی دیر بعد ہی اسے ایک زبردست قے آئی تھی !سفید بے داغ لباس اب سرخ رنگ سے بھر چکا تھا۔۔

یہ اسے کس طرح کی قے آگئی تھی !سارا کچھ خود آلود ہو چکا تھا اسے خون کی الٹی آئی تھی ،

الٹیاں تو اسے کافی دنوں سے آ رہی تھیں لیکن وہ خون کی تو نہ تھیں وہ تو معمول کی طبیعت خراب ہوتے آ ہی جاتیں ہیں ، اور اب تو اس کا سر بھی چکرانے لگا تھا کمزوری کا ہی اثر تھا کہ اسے چکر بھی آ رہے تھے۔۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے لیکن چکراتے سر کے ساتھ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا ، دروازہ کھولنے والا شاید خود ہی اندر آ چکا تھا اور اندر آکر انمول کی یہ حالت دیکھتے وہ وجود زور سے چلایا تھا ، انمول چکرا کر نیچے فرش پر گر چکی تھی لیکن اس کا ذہن اب بھی بیدار تھا آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

انمول۔۔۔۔۔ انمول یہ کیا ہو گیا تمہیں؟ ایسا نہیں ہو سکتا؟ "جبار ہمدانی انمول کی حالت دیکھتے زور سے چلائے تھے ، ان کی آوازیں سنتے سب گھر والے اوپر ہی آچکے تھے۔

"کیا ہوا ایسے کیوں چلا رہے ہیں جبار صاحب؟؟؟"

یہ دیکھو نورین کیا ہو گیا میری بیٹی کو؟ اسے خون کی الٹی آئی ہے اور اب ایک دم سے چکرا کر یہ نیچے فرش پر گر چکی ہے۔ "اس کا سر جبار ہمدانی نے اپنی گود میں رکھ لیا تھا۔۔

زبیر !زبیر !جلدی سے بہن کو اٹھا کر ہسپتال لے جاؤ ، یہ بہت مشکل سے سانسیں لے رہی ہے جلدی کرو۔ "نورین بیگم کے پیچھے کھڑے زبیر کو دیکھ کر وہ جلدی جلدی بولے تھے ، اور زبیر بھی فورا سے آگے بڑھتے اسے لیے ہسپتال کی جانب بھاگا تھا ، زبیر اسے لے کر جا رہا تھا جب ہولے سے اس کے لب ہلتے نظر آئے تھے وہ کلمہ طیبہ پڑھ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

(لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ)

ترجمہ:

"!اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں"

شاید اسے اپنی موت کا گمان ہو چکا تھا !اللہ نے اسے مزید درد بھری زندگی سے بچاتے اپنے پاس بلانے کا فیصلہ کر لیا تھا، جبکہ زبیر کے ساتھ ساتھ جبار صاحب بھی بوکھلائے ہوئے سے اس کے پیچھے بھاگے تھے ، کسی نے اس کے لب ہلتے نہیں دیکھے تھے بیٹی کی یہ حالت دیکھتے ان کی آنکھوں کے کنارے بھیگ چکے تھے ، شوہر کی تقلید کرتے نورین بیگم بھی ان کے پیچھے ہی بھاگی تھیں---

www.novelsclubb.com

حاجرہ اماں کو بھی عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی جیسے آج کچھ بہت برا ہونے والا ہے۔

پانی لینے کی غرض سے وہ اندر آئیں تھیں اور زبیر کو انمول کو لے جاتے دیکھ کر وہ زور سے چیخیں تھیں !انمول کا ایک بازو نیچے لٹک رہا تھا۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو انمول ان سے ملنے آئی تھی اور اب وہ سفید لباس سرخ ہو چکا تھا !وہ بھی باہر کی جانب بڑھیں تھیں لیکن اتنی دیر میں جبار صاحب کی گاڑی مین گیٹ عبور کر گئی تھی ،

بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھتے انہوں نے انمول کی عافیت کی دعا کی تھی ، گھبراہٹ کی ساری وجہ سمجھ میں آ چکی تھی انہیں انمول کی وجہ سے ہی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔

"یا اللہ میری بچی کو اپنی حفظ و امان میں رکھنا آمین۔۔۔"

www.novelsclubb.com

زبیر ڈرائیو کر رہا تھا اور جبار صاحب انمول کا سر گود میں رکھتے مسلسل اس کا چہرہ تھپتھپاتے اس ہوش میں رہنے کا کہہ رہے تھے ، نورین بیگم شوہر کو ایک دم سے انمول کے لیے فکرمند ہوتا دیکھ کر حیران تھیں ، ہسپتال کے سامنے

گاڑی روکتے ہی ایک بار پھر سے زبیر اسے ہسپتال کے اندر لے گیا تھا !اسے ایمرجنسی وارڈ میں منتقل کرتے وہ سب باہر ہی موجود تھے ، وہ سب وجود فکرمندی سے ادھر سے ادھر ٹہل رہے تھے---

"تم میرے ساتھ اتنا بڑا ظلم نہیں کر سکتی انمول !اپنے باپ کے ساتھ تم ایسا نہیں کر سکتی تمہیں ٹھیک ہونا ہی ہو گا ، میں تو تم سے معافی کا طلبگار ہوں ، یا اللہ میری انمول کو صحت عطا کر---" ابھی وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھے کہ ڈاکٹر ایمرجنسی وارڈ کا دروازہ کھولے باہر آئے تھے---

"آئم سوری !شی از نو مور !کافی وقت سے ان کو الٹیاں آ رہی تھیں اور الٹیاں کرتے کرتے ان کی خوراک کی نالی میں زخم سا ہو گیا تھا شاید مریض نے اپنی حالت کے بارے میں کسی کو بتایا نہیں ، لیکن جب مسلسل الٹیاں آتی رہیں تو خوراک کی نالی میں خود ہی زخم سا ہو جاتا ہے اور نتیجے کے طور پر آپ کو خون کی قے آتی ہے ، اس کے علاوہ وہ کافی سٹریس کا شکار بھی رہی

ہیں کھانا بھی متوازن نہیں لیا جا رہا تھا جسم میں طاقت ہی نہیں تھی کہ وہ اتنا درد برداشت کر پاتیں اور سٹریس ریلیز کی کافی ادویات بھی استعمال کی گئی ہیں معدہ بھی کافی خراب تھا لیکن مریض ان سب حالات میں بھی سروائیو کر جاتے ہیں لیکن موت تو کسی بہانے بھی آ سکتی ہے ہم ان کو بچا نہیں پائے اور آپ کا مریض خود بھی شاید ہمت ہار ہی چکا تھا۔ اللہ آپ کو صبر عطا کرے۔۔۔ "جبار صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ڈاکٹر انہیں تفصیل سے انمول کی طبیعت کے بارے میں آگاہ کرتے آگے بڑھ چکے تھے ، پیچھے موجود نفوس اپنی جگہ پر جامد ہو چکے تھے۔ جبار صاحب کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا بے یقینی سے ڈاکٹر کی پشت کو دیکھتے وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہے تھے اتنا سب کچھ ہو گیا اور وہ سب انجان تھے ، ایک دم سے ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہوتے جبار ہمدانی نے انمول کے سر کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"انمول !انمول تم ایسا نہیں کرسکتی میں تو تم سے معافی تک نہیں مانگ سکا میں اپنی انا میں اتنا آگے بڑھ گیا کہ مجھے تمہاری تکلیف نظر ہی نہ آئی ، مجھے معاف کر دو انمول پلیز مجھے معاف کر دو !اٹھو بات کرو مجھ سے تم اپنے باپ کو پچھتاوے کی آڑ میں چھوڑتے یوں نہیں جا سکتی !میں نہیں سہہ پاؤں گا یہ جدائی انمول !!تمہارے جتنا ظرف میرے پاس نہیں ہے ، میں کمزور دل کا مالک ہوں اتنا بڑا دکھ برداشت نہیں کر سکتا اٹھو انمول تم اپنے باپ کے ساتھ یہ سب نہیں کر سکتی !اٹھو انمول اٹھو۔۔۔ "اس کا سر تکیے پر رکھتے وہ دیوانہ وار اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیے اسے اٹھنے کا کہہ رہے تھے ، لیکن وہ تو جا چکی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"! ٹوٹے ہوئے سپنوں اور بچھڑے ہوئے اپنوں نے مار دیا"

"ورنہ خوشی خود ہم سے مسکرانا سیکھنے آیا کرتی تھی۔۔۔

اتنا سکون تو اس کے چہرے پر زندہ رہتے نہیں تھا جتنا وہ اب پرسکون نظر آ رہی تھی ، زبیر باپ کے پیچھے آتے انہیں باہر چلنے کا کہہ رہا تھا ، بہن کی موت کی خبر اس کے لیے بھی کسی گہرے صدمے سے کم نہ تھی جبکہ اس کی ماں ابھی تک وہیں جمی کھڑی تھیں جیسے انہیں تو یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ انمول اب اس دنیا میں نہیں رہی ، اس کی میت کو اٹھائے وہ ہمدانی ہاؤس گئے تھے ، اس کی موت نے سب کو رلا کر رکھ دیا تھا ، اس کے چہرے پر نور ہی نور تھا اور لبوں پر ایک مطمئن مسکراہٹ !!!

،کوئی اس کا چہرہ دیکھتے نہ جان پاتا کہ اس نے زندگی میں کتنے درد سہے ہیں جبار صاحب کی حالت تو دیوانے کی سی ہو گئی تھی !بیٹی کی میت کو کندھا دیتے باپ بھائی دونوں کی آنکھیں پرنم تھیں ، اس کے جیتے جی اسے درد دینے والے اسکی موت پر جی بھر کر روئے تھے !سب کو پچھتاوے کی آگ میں جلتا چھوڑ کر وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملی تھی---

www.novelsclubb.com

انمول جبار کو اذیتوں سے چھٹکارا رب نے اس طرح دیا تھا کہ کوئی اس سے معافی تک نہ مانگ سکے ، اس کو اذیت میں رکھنے والے لوگ بھی جانیں کہ !!! اذیتیں کیسے سہی جاتیں ہیں

میرا کفن ہٹا کر بار بار دیکھیں گے لوگ مجھے "

"!!! دنیا والوں کو میری موت کا یقین نہیں آئے گا

(از رمنا ملک)

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

حاجرہ اماں بلکل بت بنی بیٹھی تھیں انمول کو منوں مٹی تلے دفنائے آج چار دن ہو چکے تھے لیکن اس گھر کے مکینوں کو ایسا صدمہ پہنچا تھا کہ ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس گھر میں کوئی ہو ہی نہ !!اس کے زندہ ہونے پر اس کی قدر نہ کرنے والوں کو اس کی موت سے خاصا فرق پڑ رہا تھا ، جب وہ ان سے بات

کرنے کو ترس رہی تھی تو کوئی بھی اس سے بات نہ کرتا اور اب جب وہ تھی ہی نہیں تو اس سے بات کرنے کو ان سب کا دل مچل رہا تھا ،اماں جی کی اداسی کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا تھا !انمول کے لیے کافی کچھ پڑھ کے وہ اسے بخش چکیں تھیں---

چھوڑ گئی نا تو مجھے اس ظالم دنیا میں اکیلا انمول !اپنی اماں جی کا خیال نہ آیا" تجھے کیسے رہوں گی میں اب تیرے بغیر---- "کہتے وہ رونا شروع ہو چکیں تھیں ، لیکن انھوں نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے---

میں رو کر اپنی بچی کو تکلیف نہیں پہنچاؤں گی بلکہ میں تیرے ایصال ثواب" کیلئے بہت کچھ پڑھ کر تجھے بخشوں گی ، اللہ میری انمول کی آخرت آسان کرے "آمین---

آنکھوں کے نم کنارے صاف کرتے انھوں نے انمول کے لیے سچے دل سے دعا کی تھی---

www.novelsclubb.com

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

جبار صاحب اور زبیر دونوں ہی حماد اور عمیر کے ساتھ ہوئی ملاقات کا سب کو بتا چکے تھے لیکن اب کیا فائدہ اب تو انمول تھی ہی نہیں کے اس سے معافی مانگ کے وہ خود کو پرسکون کر پاتے ، زوبیہ کا رو رو کر حال برا تھا تو ماں باپ اور بھائی نظریں تک نہیں اٹھا پا رہے تھے---

کسی کو بھی کچھ کہنے فضول تھا ، درد اور اذیتیں سہنے والی اپنی ابدی نیند سو چکی تھی !انمول جبار اب اپنی اذیتیں ان سب کی جھولیوں میں ڈال گئی تھی اب تو پچھتاوا ہی ہاتھ رہ گیا تھا اور اس کے علاوہ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے !اس کو اذیت دینے والے ان دو مردوں کو بھی معافی نصیب نہیں ہوئی تھی ، شاید وہ رب بھی نہیں چاہتا تھا کہ ان کو معافی نصیب ہوتی---

www.novelsclubb.com

بے قصور کو قصوروار ٹھہرانے والوں کا حال یہی ہوتا ہے جو اس وقت"
"ہمدانی فیملی کا تھا۔۔۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی"
"اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

(ختم شد)

www.novelsclubb.com

حرفِ آخر :۔

یہ سچ ہے پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں ، کچھ ٹائم پر لڑکیاں بھی برابر کی قصور وار ہوتیں ہیں ، شیطان حاوی ہوتے دیر نہیں لگتی لیکن ایک بار صفائی کا موقع سب کو دینا چاہیے تاکہ بے قصور کسی سزا کا مرتکب نہ ٹھہر جائے!!!

بیٹیوں کو ہی ہر بار الزام دینے والے اپنی بیٹیوں کو کنویں سے نکلتے ہی کھائی میں پھینک دیتے ہیں---

اسے کسی بھی انسان کے ساتھ منسلک کرتے انہیں ذرا خوف نہیں آتا !یا غیرت کے چکر میں وہ اپنی بیٹیوں کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ بیٹی پستی رہے خیر ہے !لیکن غیرت پر آنچ نہیں آنی چاہیے---

www.novelsclubb.com

اپنی سوچ بدلیں اور بیٹیوں کو الزام دینا بند کردیں---

ورنہ تو بیٹیاں بے یقینی کی آخری حدود کو چھوتے اذیتیں برداشت کرتے کرتے خودکشی کو ہی گلے لگانا پسند کریں گی--- یہ ہمارے معاشرے کا وہ تلخ

پہلو بن چکا ہے جس پر معاشرہ غور نہ کرتے کئی زندگیوں کو برباد کر دیتا ہے---

دعاؤں میں یاد رکھیں اور کوئی غلطی ہوئی ہو تو معذرت---

مصنفہ :رمنا ملک

www.novelsclubb.com